علمی و تحقیقی سلسلہ نمبر 2

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اضافہ واصلاح شدہ ایڈیشن

کُرسی پر نماز کا شرعی حکم

مُصنّف

مُفتی محمّد رِضوان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمی وتحقیقی سلسلہ نمبر (۲) اصلاح واضافہ شدہ پانچواں ایڈیشن

کُرسی پر نماز
کا شرعی حکم

نماز کی مختلف حالتیں

نماز میں قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ کی فرضیت اور ان سے معذوری کے احکام

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے جائز و ناجائز ہونے کی صورتیں

اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق متعدد اہلِ علم کے فتاویٰ و آراء

مصنف

مفتی محمد رضوان

Idara Ghufran

(جملہ حقوق بحق کتب خانہ ادارہ غفران محفوظ ہیں)

نام کتاب: کُرسی پرنماز کا شرعی حکم

مصنف: مفتی محمد رضوان

طباعتِ اوّل: جمادی الاخری 1426ھ اگست 2005ء۔ طباعتِ ششم: ربیع الآخر 1438ھ، جنوری 2017ء

صفحات: 64

ملنے کے پتے

Idara Ghufran

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
5	تمہید (از مؤلف)
7	نماز کی مختلف حالتیں اور ان سے معذوری کا حکم
9	(1)......قیام کی فرضیت اور اس سے معذوری کا حکم
12	(2)......رکوع کی فرضیت اور اس سے معذوری کا حکم
13	(3)......سجدہ کی فرضیت اور اس سے معذوری کا حکم
25	(4)......قعدہ کی فرضیت اور اس سے معذوری کا حکم
28	کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا شرعی حکم
//	کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا خلافِ سنت و مکروہ ہے
33	کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی جائز و ناجائز صورتیں
//	(1)......قیام پر قادر کو نماز میں کرسی پر بیٹھنے کا حکم
//	(2)......سجدہ پر قادر کو کرسی پر بیٹھ کر سجدہ کرنے کا حکم
34	(3)......قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر اور قعدہ سے عاجز کو کرسی پر نماز پڑھنے کا حکم
35	(4)......سجدہ سے عاجز اور رکوع و قیام پر قادر کو کرسی پر نماز پڑھنے کا حکم

(5)......رکوع سے عاجز اور قیام وسجدہ پر قادر کو کرسی پر نماز پڑھنے کا حکم	36
(6)......کرسی پر بیٹھنے والے کے قعدہ کا حکم	37
ارکان کی ادائیگی، نماز با جماعت سے اہم ہے	38
(ضمیمہ) کرسی پر نماز پڑھنے سے متعلق چند جدید فتاویٰ	39
(1)......دارُالعلوم دیوبند کا فتویٰ	//
(2)......مفتی محمد شعیبُ اللہ خان مفتاحی کی رائے	42
(3)......مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا جدید فتویٰ	46
(4)......مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب کا جدید فتویٰ	52
چند اکابر واہلِ علم حضرات کی آراء	56
(1)......حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ (کراچی)	//
(2)......مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب زید مجدہٗ (نوشہرہ)	//
(3)......مولانا مفتی غلام قادر نعمانی صاحب زید مجدہٗ (اکوڑہ خٹک)	57
(4)......دارالافتاء، جامعہ حمادیہ (کراچی)	//
(5)......جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب مرحوم (اسلام آباد)	59
(6)......مولانا مفتی محمد معاذ صاحب زید مجدہٗ (لاہور)	//
(7)......مولانا مفتی عبدُ الرؤف سکھروی صاحب زید مجدہٗ (کراچی)	60
(8)......مولانا مفتی محمد زکریا اشرف صاحب زید مجدہٗ (اسلام آباد)	61
(9)......مولانا مفتی سبحانُ اللہ جان صاحب زید مجدہٗ (پشاور)	63

Idara Ghufran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

(از مؤلف)

الحمدللہ تعالیٰ بندہ محمد رضوان کی زیرِ ادارت ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان کی طرف سے جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ/ جولائی ۲۰۰۵ء کو علمی و تحقیقی سلسلہ کے نام سے ایک رسالہ کی اشاعت کا آغاز ہوا، اس علمی و تحقیقی سلسلہ میں دوسرے نمبر پر شائع ہونے والا مضمون کرسی پر نماز پڑھنے کے شرعی احکام سے متعلق تھا۔

لیکن چونکہ کرسی پر نماز پڑھنے کا رواج خیرُ القرون اور اس کے بعد کے زمانوں میں نہیں تھا، بلکہ بہت بعد میں ہوا ہے، جس کی وجہ سے احادیث اور فقہائے کرام کی عبارات میں صراحتاً اس کا ذکر نہیں ملتا، اور اسی وجہ سے اس کا واضح حکم معلوم کرنے میں بعد کے علماء کو کچھ دشواری کا سامنا کرنا پڑا، اس لیے کرسی پر نماز پڑھنے کی پوری حقیقت اور اس کا حکم معلوم کرنے کے لیے ضروری تھا کہ شرعی اُصولوں اور فقہی قواعد اور اس کے نظائر اور مریض کی نماز کے طریقہ میں غور و فکر کر کے کوئی نتیجہ اخذ کیا جائے، اس لیے اس مسئلہ کو کچھ تفصیل کے ساتھ لکھنے کی کوشش کی گئی تھی، بعد میں اس مضمون پر بعض اہلِ علم حضرات کی آراء موصول ہوئیں، جس کے بعد کچھ اضافات کے ساتھ اس کو شائع کیا گیا تھا، اور کرسی پر بیٹھ کر سامنے رکھی ہوئی کسی چیز پر پیشانی ٹِکا کر سجدہ کرنے سے متعلق سجدہ معتبر نہ ہونے کے قول کے ساتھ ساتھ جامعہ دارالعلوم کراچی اور بطور خاص مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق بعض فتاویٰ کی عبارات کو بھی شامل کیا گیا تھا، جن کی رُو سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں نشست گاہ کے برابر یا اس سے کسی قدر اونچی چیز پر پیشانی ٹیک کر سجدہ کرنا جائز و معتبر، بلکہ ضروری تھا، خواہ کوئی زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرنے پر قادر کیوں نہ ہو۔

لیکن گزشتہ دِنوں مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے اکابر و اہلِ علم

حضرات کی یہ رائے تبدیل ہوگئی، اوران کے نزدیک بھی کرسی کی نشست گاہ کے برابر یا اس سے کسی قدر اونچی چیز پر حقیقی سجدہ کرنا معتبر نہ رہا، اس لئے موجودہ ایڈیشن میں اس کی وضاحت بھی کی گئی، اور بطور ضمیمہ کے چند جدید فتاویٰ بھی شامل کیے گئے۔

پھراس مرتبہ بعض حضرات کی خواہش پر مریض ومعذور کی نماز اور طہارت ونجاست کے کئی احکام کا بھی اضافہ کیا گیا، جس کی وجہ سے یہ رسالہ بہت مفصل بلکہ کتاب کی شکل اختیار کرگیا، اس لئے طے کیا گیا کہ ''مریض ومعذور کی نماز کے احکام'' کے عنوان سے ایک کتاب تو الگ سے تیار کردی جائے، جس میں مریض ومعذور کی نماز وطہارت کے احکام کو کچھ مفصل ومدلل انداز میں ذکر کیا جائے، تاکہ مختلف قسم کے مریض ومعذور لوگوں، نیز اہلِ علم حضرات کو نماز سے متعلق تفصیلی احکام کے لئے مراجعت کرنے میں سہولت رہے، اور ''کرسی پر نماز کے شرعی حکم'' کے نام سے مختصر رسالہ الگ سے شائع کیا جائے، اس لئے مریض ومعذور حضرات کی نماز اور طہارت وغیرہ سے متعلق دلائل وتفصیلی عبارات اور حوالہ جات تو ہم نے ''مریض ومعذور کی نماز کے احکام'' نامی کتاب میں ذکر کردیئے ہیں، اور کرسی پر نماز کے شرعی حکم سے متعلق اس رسالہ میں اختصار کے پیشِ نظر دلائل اور تفصیلی فقہی عبارات سے اجتناب کیا ہے، تاکہ کرسی پر نماز پڑھنے کے شرعی حکم سے آگاہی حاصل کرنے والے عامۃ الناس کو سہولت رہے۔

اگر اہلِ علم حضرات اس رسالہ میں مذکور مسائل سے متعلق دلائل اور فقہی عبارات ملاحظہ کرنا چاہیں، تو وہ ہماری دوسری کتاب ''مریض ومعذور کی نماز کے احکام'' کی طرف رجوع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ اپنی مرضیات کے مطابق عمل کرنے اور اعتدال کو ملحوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

محمد رضوان

3/ جمادی الاولیٰ/1436ھ 23/ فروری/2015ء، بروز پیر

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کی مختلف حالتیں اور ان سے معذوری کا حکم

نماز، اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں داخل ہے۔

چنانچہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلوٰۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکَاۃِ والْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (بخاری) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے، ایک تو اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکاۃ دینا، چوتھے حج کرنا، پانچویں رمضان کا روزہ رکھنا (بخاری)

ایمان کے بعد نماز، اسلام کا سب سے پہلا اور عظیم رکن، اور فرضِ عین عمل ہے، جس کا منکر کافر اور اس کا تارک سخت گناہ گار ہے، اور اسی وجہ سے نماز کو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر، جس طرح بھی ہو، حسبِ قدرت ادا کرنے کا حکم ہے۔

چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

کَانَتْ بِیْ بَوَاسِیْرُ، فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاۃِ، فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ (بخاری) [2]

---

[1] رقم الحدیث ۸، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: بنی الإسلام علی خمس.

[2] رقم الحدیث ۱۱۱۷، کتاب الصلاۃ، باب إذا لم یطق قاعدا صلی علی جنب.

ترجمہ: مجھے بواسیر کی بیماری تھی، تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیے، اور اگر آپ کو اس کی طاقت نہ ہو، تو بیٹھ کر نماز پڑھیے، اور اگر آپ کو اس کی بھی طاقت نہ ہو، تو لیٹ کر نماز پڑھیے (بخاری)

اس قسم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو، تو کھڑے ہو کر پڑھنے کا حکم ہے، اور جب کھڑا ہو کر پڑھنے کی قدرت نہ ہو، تو بیٹھ کر پڑھے، بیٹھے بیٹھے رکوع کرے، پیشانی اور ناک وغیرہ ٹِکا کر دونوں سجدے کرے، اگر رکوع وسجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع وسجدہ اشارہ سے کرے اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بھی قدرت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے، اور سجدہ ورکوع اور قیام وغیرہ اشارہ سے ادا کرے۔

اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ نماز مختلف اذکار وہیئات اور کیفیات کے مجموعہ سے مرکب ہے، جن میں بعض چیزیں فرض، بعض واجب، بعض سنت اور بعض مستحب ہیں۔

اور اس کے بعد نماز کی ہیئتوں (یعنی نشست وبرخاست کی حالتوں) پر غور کیا جائے، تو ان میں چار واضح ہیئتیں یا حالتیں ایسی ہیں، جو نماز کے ارکان وفرائض بھی کہلاتی ہیں۔

اِن میں سے ایک ہیئت یا حالت قیام کی ہے، جو کہ فرض نمازوں میں فرض ہے۔

دوسری ہیئت یا حالت رکوع کی ہے کہ ہر رکعت میں ایک رکوع فرض ہے۔

تیسری ہیئت یا حالت سجدہ کی ہے کہ ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں۔

اور چوتھی ہیئت یا حالت قعدہ کی ہے کہ قعدۂ اخیرہ فرض ہے۔

اور یہ چاروں ہیئتیں یا حالتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

اور ان سب ہیئتوں وحالتوں کی ادائیگی سے دل میں ایک تاثیر پیدا ہوتی ہے، جو ان ہیئات اور حالتوں کو صحیح طریقہ پر ادا کرنے کی صورت میں ہی حاصل ہوتی ہے۔

مگر کرسی پر بیٹھنا نماز کی ان حالتوں میں سے کوئی بھی سنت کے مطابق بتلائی ہوئی حالت

نہیں، اور قرآن وسنت وفقہ کے علاوہ سلفِ صالحین سے بھی ثابت نہیں۔

دوسری طرف مریض اور معذور حضرات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے احکام میں بڑی سہولتیں عطا فرمائی ہیں، لیکن کس مرض یا عذر کی بنیاد پر شریعت کے کون سے حکم میں کس حد تک کیا رخصت وسہولت حاصل ہوتی ہے؟ ان مسائل کو محدثین وفقہائے کرام نے کتاب وسنت کی روشنی میں منضبط وجمع فرما دیا ہے، لہٰذا ذرا سی کوئی تکلیف ومشقت محسوس ہونے پر خود ہی اپنے آپ کو مریض ومعذور خیال کر لینا درست نہیں، بلکہ یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس عذر کو شریعت معتبر بھی مانتی ہے یا نہیں، اور اگر یہ عذر شرعاً معتبر ہے تو اس کی بنیاد پر شرعی اُصولوں کے مطابق کیا رخصت وسہولت حاصل ہوتی ہے؟

پس مرض وعذر کی وجہ سے نماز کے صرف ان ہی ارکان وشرائط اور واجبات کا چھوڑنا درست ہے، جن کے چھوڑنے کی مریض ومعذور کو شرعی اُصولوں کے مطابق اجازت ہے، اور شرعی اصولوں کے مطابق جن ارکان وشرائط اور واجبات کے چھوڑنے کی اجازت نہیں، ان کی ادائیگی ضروری ہے، اور مرض وعذر کی وجہ سے جن ارکان واحکام میں جس حد تک شرعی اُصولوں کے مطابق تخفیف وگنجائش کی اجازت ہے، فقط اسی حد تک ان میں تخفیف وگنجائش کو اختیار کرنا جائز ہے، ایک رکن سے معذوری میں بلا وجہ دوسرا رکن ترک کر دینا درست نہیں۔

اب قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ کی فرضیت اور ان سے معذوری سے متعلق الگ الگ حکم ذکر کیا جاتا ہے۔

(1)......قیام کی فرضیت اور اس سے معذوری کا حکم

فرض نمازوں کی تمام رکعتوں میں قیام کرنا یعنی ان کو کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے، اور فرض نمازوں کو بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔

اور سنت اور نفل نمازوں کو بلا عذر بیٹھ کر اور باقاعدہ سجدہ کر کے پڑھنا اور چلتی سواری پر بیٹھ کر

رکوع وسجدہ کے اشارہ کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے، البتہ اگر کھڑے ہوکر پڑھنے میں کوئی عذر نہ ہو، تو نفل وسنت نماز بیٹھ کر پڑھنے میں کھڑے ہوکر پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ثواب حاصل ہوتا ہے، لیکن اگر کوئی عذر (مثلاً بیماری، کمزوری اور بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے) کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت نہ رکھے یا غیر عادی تکلیف لاحق ہوتی ہو، تو اسے سنت ونفل نماز بیٹھ کر پڑھنے میں پورا ہی ثواب ملتا ہے۔

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ایک روایت کے مطابق فجر کی سنتوں کو بلاعذر بیٹھ کر اور سواری پر رکوع وسجدہ اشارہ سے کر کے پڑھنا جائز نہیں۔ [1]

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وتر کی نماز بھی بلاعذر بیٹھ کر اور سواری پر رکوع وسجدہ اشارہ سے کر کے پڑھنا جائز نہیں۔

لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ دیگر فقہائے کرام کے نزدیک نمازِ وتر سنت نماز میں داخل ہے، جس کی وجہ سے ان حضرات کے نزدیک وتر کی نماز کو بلاعذر بیٹھ کر اور باقاعدہ سجدہ کر کے پڑھنا بھی جائز ہے، اور چلتی سواری پر بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے اور چلتی سواری پر پڑھنے کی صورت میں رکوع اور سجدہ بھی اشارہ سے کرنے کی اجازت ہے۔

اگر کسی شخص کو فرض نماز میں زیادہ دیر قیام کرنا ممکن نہ ہو، یا سخت مشکل پیش آتی ہو، یا بیماری پیدا ہوتی ہو، یا بیماری میں اضافہ ہوتا ہو، یا بیماری ٹھیک ہونے میں دیر لگتی ہو، تو اس پر بقدرِ استطاعت خواہ ایک ہی رکعت میں یا تھوڑی دیر تک (مثلاً ایک آیت یا صرف تکبیرِ تحریمہ کہنے کے برابر) قیام کرنے کی قدرت ہو، تب بھی ممکن حد تک اسی قدر بغیر سہارے کے فرض نمازوں میں قیام کرنا ضروری ہے۔

اور اگر کوئی شخص نماز میں بغیر سہارے کے کھڑا نہیں ہوسکتا، لیکن کسی چیز مثلاً دیوار، لاٹھی وغیرہ کے سہارے سے کھڑا ہوسکتا ہے، تو بہت سے فقہائے کرام کے نزدیک اس پر فرض نمازوں

---

[1] امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی یہ روایت غیر ظاہر الروایۃ قرار دی گئی ہے، جس پر عمل کرنے میں احتیاط ہے، اگرچہ ضروری نہ ہو۔

میں سہارے سے کھڑا ہونا ضروری ہے، بشرطیکہ اس کو سہارے کی چیز میسر ہو۔

اگرچہ ہاتھ سے سہارا لے کر کھڑے ہونے کی صورت میں مسنون طریقے پر آگے دونوں ہاتھ نہ باندھ سکے، کیونکہ نماز میں قیام کی حالت میں ہاتھ باندھنا سنت ہے، اور فرض نمازوں میں قیام کرنا یعنی کھڑا ہونا فرض ہے، الَّا یہ کہ کوئی سہارا حاصل کرنے کی چیز بھی میسر نہ ہو، اور بغیر سہارے کے کھڑا نہ ہوسکتا ہو، تو پھر اس سے قیام معاف ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی فرض نماز میں قیام پر تھوڑی دیر کے لئے اور سہارا لے کر بھی قادر نہ ہو، تو اس سے بھی قیام معاف ہو جاتا ہے۔ [1]

اور کرسی پر بیٹھنے والا چونکہ کرسی کے سہارے کے ساتھ بیٹھا ہوتا ہے، اور اگر اس کے نیچے سے کرسی کا سہارا ہٹا دیا جائے، تو وہ دھڑام سے نیچے گر پڑے، اور اس طرح بغیر شرعی عذر کے اگر کوئی سہارے کے ساتھ قیام بھی کرے، تو اس کے قیام کا فریضہ ادا نہیں ہوتا، اور اسی طرح کرسی پر بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں، اور اگر کوئی بغیر شرعی عذر کے سہارا لئے بغیر بھی اتنی مقدار جھک کر کھڑا ہو، تو اس سے قیام کا فریضہ ادا نہیں ہوتا، بلکہ وہ حالت قیام کے بجائے رکوع کی حالت کہلاتی ہے، پس اس سے معلوم ہوا کہ کرسی پر بیٹھنے سے قیام کا فریضہ ادا نہیں ہوتا، لہٰذا جس شخص پر قیام فرض ہو، اور وہ قیام ترک کر کے کرسی پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھے، تو اس کی نماز ادا نہیں ہوگی۔

البتہ اگر سنت و نفل نماز ہو، تو اس میں چونکہ کھڑے ہونا فرض نہیں، اور سنت و نفل نماز کو بغیر عذر کے بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے، اس لئے سنت و نفل نمازوں کو کرسی پر بیٹھ کر پڑھنا جائز ہوگا، اگرچہ زمین پر بیٹھ کر پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے، لیکن اگر زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت ہو،

---

[1] اور اگر کوئی شخص رکوع یا سجدہ یا ان دونوں سے معذور و عاجز ہو، تو اکثر اور جمہور فقہائے کرام اور متعدد حنفیہ کے نزدیک اس سے قیام معاف نہیں ہوتا، البتہ بعض مشائخِ حنفیہ کے نزدیک ایسی صورت میں قیام معاف ہو جاتا ہے، مگر یہ خلافِ احتیاط ہے، اس لئے حتی الامکان فرض نمازوں میں قیام کو ترک نہ کیا جائے، اگرچہ رکوع و سجدہ سے معذور کیوں نہ ہو، جبکہ قیام پر قدرت ہو، تفصیل اور دلائل کے لئے ملاحظہ ہو ہماری دوسری کتاب ''مریض و معذور کی نماز کے احکام''۔

www.idaraghufran.org

تو کرسی پر بیٹھنے والے کو فرض نمازوں کی طرح نفل وسنت نمازوں میں بھی زمین پر سجدہ کرنا ضروری ہوگا، اور کرسی پر بیٹھے بیٹھے سر جھکا کر اشارہ سے یا کرسی کے سامنے کسی چیز، ٹیبل وغیرہ پر پیشانی ٹِکا کر سجدہ کرنا جائز نہ ہوگا، جس کی مزید تفصیل آگے آتی ہے۔

(2)......رکوع کی فرضیت اور اس سے معذوری کا حکم

فرض، واجب، سنت اور نفل سب طرح کی نمازوں کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے۔

رکوع کے معنیٰ جھکنے کے ہیں، اور رکوع کی ادنیٰ حد یعنی کم از کم درجہ اپنی کمر موڑ کر اتنا جھکنا ہے کہ اگر دونوں ہاتھ بڑھائے جائیں، تو وہ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

اور رکوع میں انسان کے اوپر کا دھڑ تو ٹیڑھا ہوتا ہے اور نیچے کا دھڑ سیدھا ہوتا ہے اور اس کے جسم کا زور پاؤں پر ہوتا ہے۔

اور اگر کوئی شخص کمر اور سر کو اتنا جھکا کر رکوع کرنے پر قادر نہ ہو کہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ سکتے ہوں، خواہ اس وجہ سے کہ یا تو اس کو مذکورہ طریقہ پر رکوع کرنا ممکن ہی نہ ہو یا ممکن تو ہو مگر واقعی درجہ میں سخت تکلیف ہوتی ہو (مثلاً جھکنے سے کمر میں غیر معمولی درد ہوتا ہو یا کمر کے مہرے میں تکلیف ہوتی ہو) یا پہلے سے موجود بیماری میں اضافہ ہوتا ہو، یا بیماری کے دیر سے ٹھیک ہونے کا ڈر ہو، مگر یہ شخص قیام کرنے پر قادر ہو، اور اسی طریقہ سے یہ شخص زمین پر پیشانی ٹِکا کر سجدہ کرنے پر بھی قادِر ہو (اگرچہ واقع اور خارج میں ایسی صورت کا وجود مشکل ہے) تو اس سے رکوع معاف ہوجاتا ہے، اور اس کو اپنی قدرت واستطاعت کے مطابق رکوع کا اشارہ کرنا جائز ہوجاتا ہے۔ [1]

---

[1] اور جو شخص رکوع سے معذور ہو، اکثر اور جمہور فقہائے کرام اور متعدد حنفیہ کے نزدیک اس سے قیام معاف نہیں ہوتا، البتہ بعض مشائخِ حنفیہ کے نزدیک ایسے شخص سے قیام معاف ہوجاتا ہے، جس پر عمل کرنا احتیاط کے خلاف ہے، تفصیل اور دلائل کے لئے ملاحظہ ہو ہماری دوسری کتاب ''مریض ومعذور کی نماز کے احکام''۔

اور جو شخص قیام سے معذور ہو، یا وہ ایسی نماز بیٹھ کر پڑھ رہا ہو کہ جس میں قیام ضروری نہیں، جیسا کہ عام سنت ونفل نمازیں، تو اس کو رکوع سمیت پوری نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہوتا ہے۔

پھر جس طرح کرسی پر بیٹھنے سے نماز کے قیام کا فریضہ ادا نہیں ہوتا، اسی طرح اگر کوئی شخص قیام کرنے اور با قاعدہ کھڑے ہو کر رکوع کرنے پر قادر ہو، اور وہ زمین پر پیشانی ٹِکا کر سجدہ کرنے پر بھی قادر ہو، اور وہ کرسی پر بیٹھ کر فرض نماز کا رکوع کرے، تو اس سے رکوع کا فریضہ ادا نہیں ہوگا، کیونکہ رکوع درحقیقت اس طرح کھڑے ہو کر ادا کیا جاتا ہے، جس میں جسم کا سارا زور انسان کے پاؤں پر ہوتا ہے، اور اس کے اوپر کا دھڑ ٹیڑھا اور نیچے کا دھڑ سیدھا ہوتا ہے، جیسا کہ پہلے گزرا۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر رکوع کرتے وقت نہ تو جسم کا سارا زور پاؤں پر ہوتا، اور نہ ہی نیچے والا دھڑ سیدھا ہوتا ہے بلکہ ٹیڑھا ہوتا ہے، جس کو قعدہ کا حکم حاصل ہے۔

(3)......سجدہ کی فرضیت اور اس سے معذوری کا حکم

نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے کرنا فرض ہے، خواہ وہ نماز فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل، اور سجدہ میں بعض چیزیں فرض یا واجب اور بعض چیزیں سنت ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ، وَهُوَ سَاجِدٌ (مسلم)[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے (مسلم)

اس حدیث سے نماز میں سجدہ کی اہمیت معلوم ہوئی۔

---

[1] رقم الحدیث ۴۸۲"۲۱۵" کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود.

اس لئے نماز میں سجدہ نہ صرف یہ کہ فرض ہے، بلکہ نماز کا اہم فریضہ ہے، جس سے غفلت اختیار کرنا کسی طرح درست نہیں۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلٰى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلاَ نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ (بخاری) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پیشانی پر سجدہ کرنے کے وقت سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک اور اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا، اور (یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ) ہم (سجدہ کی حالت میں) کپڑوں کو اور بالوں کو روکیں نہیں (بخاری)

بالوں اور کپڑوں کو نہ روکنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں سجدہ کے وقت زمین پر لگنے اور نیچے جھکنے سے نہ روکیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ بال اور کپڑے بھی سجدہ کرتے ہیں، لہٰذا سجدہ میں ان کو جھکنے اور زمین پر لگنے دیا جائے، اور جھکنے یا زمین پر لگنے سے روکا نہ جائے (فیض الباری)

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے معتبر سند کے ساتھ بالوں وغیرہ کو نہ روکنے کی یہی وجہ منقول ہے کہ بال بھی سجدہ کرتے ہیں، اور ہر بال کے عوض میں اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔ [2]

---

[1] رقم الحدیث ۸۱۲، کتاب الصلاۃ، باب السجود علی الأنف.

[2] عن زید بن وھب، قال :مر عبد الله بن مسعود علی رجل ساجد، ورأسه معقوص فحله، فلما انصرف قال له عبد الله :لا تعقص فإن شعرک یسجد، وإن لک بکل شعرة أجرا، قال :إنما عقصته لکی لا یتترب، قال :إن یتترب خیر لک(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۹۳۳۱)

قال الھیثمی:رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات(مجمع الزوائد، رقم الحدیث ۲۷۵۹، باب السجود)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّـهُ سَـمِـعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَـجَـدَ مَـعَـهُ سَبْـعَـةُ آرَابٍ: وَجْـهُـهُ، وَكَـفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ (سنن الترمذی) [1]

ترجمہ: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے، تو اس کے ہمراہ، سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں، اس کا چہرہ، اور اس کے دونوں ہاتھ، اور اس کے گھٹنے اور اس کے دونوں قدم (ترمذی)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَمَـرَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْكَفَّيْنِ، وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلَاةِ (مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۱۰۰۰، کتاب الصلاۃ)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز (کے سجدہ) میں ہتھیلیاں رکھنے اور پاؤں کو ٹِکا کر رکھنے کا حکم فرمایا (حاکم)

اس طرح کی احادیث کے پیشِ نظر فقہائے کرام نے فرمایا کہ سجدہ کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ اپنی پیشانی یا اس کا بعض حصہ زمین پر رکھے، یعنی سجدہ میں پیشانی کو رکھنا یا ٹیکنا فرض ہے۔

اور سجدہ میں ناک کو رکھنا بہت سے فقہائے کرام کے نزدیک سنت ہے، لیکن امام ابوحنیفہ اور بعض دوسرے حضرات کے نزدیک سجدہ میں ناک کو رکھنا واجب ہے۔

اور اگر کوئی پیشانی ٹیکنے سے عاجز ہو (مثلاً اس کی پیشانی میں چوٹ یا زخم ہو، یا کوئی اور عذر ہو) مگر ناک رکھنے پر قادر ہو، تو امام ابوحنیفہ اور بعض دوسرے حضرات کے نزدیک اس کو

---

[1] رقم الحدیث ۲۷۲، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی السجود علی سبعة أعضاء، مسند احمد، رقم الحدیث ۱۷۶۴۔

قال الترمذی: وفی الباب عن ابن عباس، وأبی هریرة، وجابر، وأبی سعید، حدیث العباس حدیث حسن صحیح، وعلیه العمل عند أهل العلم "

وقال شعیب الارنؤوط: اسناده صحیح علی شرط مسلم (حاشیة مسند احمد)

ناک رکھ کر ہی سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے، اور ایسی صورت میں ناک رکھ کر سجدہ کرنا حقیقی سجدہ کہلاتا ہے، اور ایسے شخص کو اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں ہوتا۔

اور زمین یا جس چیز پر سجدہ کیا جائے، اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ٹھوس ہو، جس پر پیشانی ٹِک جائے، اور اس کے برعکس کسی نرم چیز مثلاً نرم گدہ اور نرم تکیہ، جس میں پیشانی رکھنے کے بعد اس میں ٹھہراؤ نہ آئے، اور نیچے کو دھنستی چلی جائے، اس پر سجدہ کرنا معتبر نہیں، تا آنکہ سجدہ کرنے والا پیشانی کو اتنا نہ دبائے کہ وہ سختی محسوس کرے اور مزید دھنسے نہیں۔

اور مکمل سجدہ یہ ہے کہ پیشانی کے ساتھ ناک، اور دونوں ہاتھ، اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے بھی زمین پر رکھے۔

کیونکہ سجدہ کی حالت میں ہاتھ، پاؤں اور گھٹنے زمین پر رکھنا بھی واجب ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ سجدہ کرتے وقت اگر زمین پر گھٹنے، ہاتھ اور پاؤں یا اُن کا کچھ حصہ رکھنے کی قدرت ہو، تو اس کے لئے سجدے کے وقت گھٹنے، ہاتھ اور پاؤں یا ان کا کچھ حصہ زمین پر ٹِکا کر رکھنا واجب ہے۔

اور زمین پر پیشانی ٹیک کر سجدہ کرنا جب وجود میں آتا ہے، جب سجدہ کرنے والے کے جسم کے نیچے اور اوپر والے دونوں دھڑ سیدھے نہ رہیں، اور جتنا قیام کرتے ہوئے رکوع میں جھکتا ہے، اس سے زیادہ جھکے، اور قعدہ کی حد سے نکل کر سجدہ کے قریب ہو جائے، یعنی اس کا سر اس کی پشت سے نیچے ہو جائے۔

اور اسی وجہ سے بہت سے مشائخِ حنفیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی پاؤں والی جگہ سے زیادہ سے زیادہ بارہ اُنگل (یعنی تقریباً ایک بالشت) اونچائی کی مقدار والی جگہ پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرے، تو بھی رکوع وقعدہ کی حد سے نکل کر سجدہ کے قریب ہونے میں شامل ہے، اور دفعِ حرج کی وجہ سے اس کا سجدہ کرنا معتبر ہو جاتا ہے، کیونکہ اتنی مقدار جھکنے سے سر کا حصہ پشت سے نیچے ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ کوئی شخص مسجد کے صحن میں کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے، اور مسجد کے برآمدہ والے حصہ کے فرش پر سجدہ کرتا ہے، جو کہ کسی قدر اونچا ہے، مگر اس کے پاؤں والی جگہ سے ایک بالشت سے کم اونچا ہے، تب بھی اس کا سجدہ کرنا معتبر ہو جائے گا، وہ الگ بات ہے کہ بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ اصل سجدہ کی وضع اور مشروع حالت کے خلاف ہے۔

اور اگر اس سے اونچی جگہ پر سجدہ کرے تو معتبر نہ کہلائے گا۔

البتہ جو شخص زمین پر پیشانی اور ناک ٹِکا کر سجدہ کرنے سے معذور ہو، اس کو اشارہ سے سجدہ کرنا جائز ہے، اور متعدد احادیث وروایات کی رُو سے اس پر کوئی چیز اپنے سامنے رکھ کر سجدہ کرنا ضروری نہیں، بلکہ عام حالات میں ناپسندیدہ ہے۔

چنانچہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے کہ:

عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهٖ مَرِيْضًا، وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى عُوْدٍ فَوَضَعَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْعُوْدِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَطَرَحَ الْعُوْدَ وَأَخَذَ وِسَادَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا عَنْكَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَسْجُدَ عَلَى الْأَرْضِ، وَإِلَّا فَأَوْمِءْ إِيْمَاءً، وَاجْعَلْ سُجُوْدَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُّكُوْعِكِ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۳۰۸۲ ج ۱۲ ص ۲۶۹) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے ایک مریض کی عیادت فرمائی، اور میں آپ کے ساتھ تھا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس

---

[1] قال الهيثمی: رواه الطبرانی فی الكبير، وفيه حفص بن سليمان المنقرى وهو متروک واختلفت الرواية عن أحمد فی توثيقه والصحيح أنه ضعفه والله أعلم وقد ذكره ابن حبان فی الثقات (مجمع الزوائد، رقم الحديث ۲۸۹۵، باب صلاة المريض وصلاة الجالس)

وقال الالبانی: قلت: وهذا إسناد صحيح رجاله كلهم ثقات (سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ۳۲۳)

www.idaraghufran.org

گئے، تو وہ شخص ایک لکڑی پر اپنی پیشانی رکھ کر نماز پڑھ رہا تھا (یعنی لکڑی، پھٹے وغیرہ پر پیشانی رکھ کر سجدہ کررہا تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اشارہ کرکے اس طرزِ عمل سے منع کیا، تو اس نے لکڑی کو پھینک دیا، اور تکیہ لے لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اس تکیہ کو بھی چھوڑ دیجئے، اگر آپ زمین پر (سجدہ کرنے کی) طاقت رکھو، تو ٹھیک ہے، ورنہ اشارہ کرکے نماز پڑھو، اور اپنے سجدہ کے اشارہ میں اپنے رکوع کے اشارہ سے زیادہ جھکو (طبرانی)

اس سے معلوم ہوا کہ جب کسی کو زمین پر سجدہ کرنے کی طاقت نہ ہو، تو اسے لکڑی یا تختہ وغیرہ پر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اشارہ سے سجدہ کرنا کافی اور معتبر ہوتا ہے۔

اس طرح کی اور بھی کئی احادیث وروایات مروی ہیں، جن کو ہم نے اپنی دوسری کتاب ''مریض ومعذور کی نماز کے احکام'' میں ذکر کردیا ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ، أَوْمٰى بِرَأْسِهٖ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهٰذَا نَأْخُذُ، وَلَا يَنْبَغِيَ لَهٗ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى عُوْدٍ، وَلَا شَيْءٍ يُرْفَعُ إِلَيْهِ، وَيَجْعَلُ سُجُوْدَهٗ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِهٖ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، رَحِمَهُ اللّٰهُ (مؤطا امام محمد) [1]

ترجمہ: ہمیں امام مالک نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے نافع نے یہ حدیث بیان کی کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مریض سجدہ کی طاقت نہ رکھے، تو اپنے سر سے اشارہ کرے۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہ بات مناسب نہیں کہ کسی

---

[1] رقم الحدیث ۲۸۰، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض.

لکڑی پر سجدہ کرے اور نہ کسی ایسی چیز پر، جس کو اس کی طرف اٹھایا جائے، اور اپنے سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکے، اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی قول ہے (مؤطا امام محمد)

معلوم ہوا کہ جب زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت نہ ہو، تو لکڑی وغیرہ کسی چیز پر سجدہ کرنا یا کوئی چیز اپنی پیشانی کی طرف اٹھا کر اس کو ماتھے پر لگانا مناسب طریقہ نہیں، بلکہ ایسی صورت میں اشارہ سے سجدہ کرنا چاہیے، اور سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکنا چاہیے۔ [1]

اس کے بعد عرض ہے کہ کرسی پر بیٹھا ہوا شخص اگر سجدہ کے وقت کرسی سے نیچے اتر کر زمین پر پیشانی ٹِکا کر سجدہ کرے اور سجدہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ، گھٹنے اور پاؤں بھی زمین پر رکھے تو اس صورت میں حقیقی سجدہ اور اس کے واجبات کی ادائیگی درست ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر کرسی پر بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں سر جھکا کر اشارہ سے سجدہ کرے، تو یہ بات ظاہر ہے کہ اس کی پیشانی، ناک اور ہاتھ اور گھٹنے زمین پر نہیں ٹکتے، جس کی وجہ سے اس کا سجدہ ادا نہیں ہوتا، اور نہ ہی سجدہ کے واجبات کی ادائیگی ہوتی، اور اس حال میں رہتے ہوئے زمین یا اس کے قریب کسی چیز پر پیشانی ٹِکا کر سجدہ کرنا عموماً ممکن نہیں ہوتا۔

اور ایسی صورت میں اگر وہ اپنی نشست گاہ کے سامنے کوئی چیز مثلاً ٹیبل رکھ کر اس پر پیشانی ٹِکا کر سجدہ کرتا ہے، تو اس کا سجدہ کرنا معتبر ہوگا یا نہیں؟

تو اس سلسلہ میں دلائل کے اعتبار سے راجح یہ ہے کہ نشست گاہ کی سطح کے برابر یا اس سے معمولی اونچی کسی سخت چیز پر پیشانی رکھ کر سجدہ کر لینا حقیقی سجدہ نہیں کہلائے گا، بلکہ اشارہ والا سجدہ قرار دیا جائے گا، اور جس شخص کو حقیقی سجدہ یعنی زمین پر پیشانی ٹِکا کر یا ناک رکھ کر سجدہ کرنے کی قدرت ہو، اس کے لئے اس طرح سجدہ کرنا جائز نہ ہوگا، لہٰذا اگر کوئی شخص زمین پر

---

[1] اگر کوئی شخص زمین پر پیشانی اور ناک ٹیکنے سے عاجز ہو، تو تحقیق کرنے سے راجح یہ معلوم ہوا کہ اس کو کسی چیز مثلاً تپائی، پتھر، چوکی وغیرہ پر سجدہ کرنا ضروری نہیں، خواہ وہ کسی چیز کے سامنے رکھ پر قادر کیوں نہ ہو، بلکہ اشارہ سے سجدہ کرنا کافی ہے، تفصیل اور دلائل کے لئے ملاحظہ ہو ہماری دوسری کتاب ”مریض ومعذور کی نماز کے احکام“

www.idaraghufran.org

سجدہ کرنے پر قادر ہو، تو اس کو کرسی پر بیٹھے بیٹھے سامنے جھک کر اشارہ سے سجدہ کرنا یا کرسی پر بیٹھ کر سامنے رکھی ہوئی کسی چیز پر پیشانی ٹیک کر سجدہ کرنا جائز نہیں، اور اس طرح اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔ ۱؎

۱؎ کیونکہ سجدہ میں اتنا جھکنا ضروری ہے کہ وہ قعدہ ورکوع کی حد سے نکل جائے، اور اس کا سر اس کی پشت سے نیچے ہو جائے، اور یہ بات ظاہر ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر سامنے کسی چیز پر پیشانی ٹیکنے سے یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی، اس کے علاوہ فقہائے کرام نے سجدہ کے لئے فاصلہ کا اعتبار کرتے ہوئے قدمین یعنی پاؤں کی قید لگائی ہے، جو کہ زمین پر ہوتے ہیں اور کرسی کی نشست والی جگہ کیونکہ زمین سے غیر معمولی فاصلہ پر ہوتی ہے، اور کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں زمین یا اس سے معمولی اونچی چیز پر سر ٹکا کر سجدہ کرنا ممکن نہیں ہوتا، اس لئے دلائل کی رُو سے راجح یہی ہے کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں جو سجدہ کیا جائے گا، وہ حکمی یعنی اشارہ سے سجدہ کرنا کہلائے گا، خواہ نشست کے مساوی یا اس سے معمولی اونچی کسی چیز پر پیشانی ٹِکا کر ہی کیوں نہ سجدہ کیا جائے۔

چنانچہ الجوہرۃ النیرۃ میں ہے کہ:

ولو صلی علی الدکان وادلی رجلیه عن الدکان عند السجود لا یجوز وکذا علی السریر اذاادلی رجلیه عنه لا یجوزولو کان موضع السجود ارفع من موضع القدمین قال الحلوانی ان کان التفاوت مقدار اللبنۃاواللبنتین یجوز وان کان اکثر لایجوزواراد اللبنۃ المنصوبۃ لاالمفروشۃ وحد اللبنۃ ربع ذراع(الجوهرۃ النیرۃ ج ۱ ص ۶۳،باب صفة الصلاۃ)

اور حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

بعضوں نے ایک اور مسئلہ گھڑ رکھا ہے کہ چاہے کھڑے ہونے پر قدرت ہو لیکن ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، بس بیٹھے اور ٹکریں مارلیں۔

حالانکہ فرض نماز میں بشرطِ قدرت قیام فرض ہے، بعض نے یہ مسئلہ گھڑ رکھا ہے کہ تشہد میں بیٹھنا ہی ضروری نہیں، بس پاؤں لٹکا کر اطمینان سے دوسرے تختہ پر سر ٹیک دیا اور اپنے نزدیک نماز ادا کرلی، ذرا مشقت بھی گوارا نہیں، چاہے فرض سر سے اترے یا نہ اترے، بعض کو دیکھا کہ قبلہ رخ ہونا بھی ضروری نہیں سمجھتے، ریل میں کیا بیٹھے کہ اپنے نزدیک خانہ کعبہ میں پہنچ گئے (وعظ شرائط الطاعۃ ص ۱۹)

اور حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دھلوی رحمہ اللہ سے نوجوان، تندرست توانا اور طاقتور آدمی نے ایک نامعقول عذر کی بناء پر کرسی پر بیٹھ کر روبرو کسی ٹیبل پر سجدہ کر کے نماز کے جائز وناجائز ہونے کے متعلق سوال کیا۔

جس کے جواب میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا کہ:

''کرسی پر پاؤں نیچے لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لئے سر جھکانا جائز نہیں۔ الّا اس صورت میں کہ زمین پر

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

البتہ اگر کوئی زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، تو وہ سجدہ سے عاجز ومعذور ہے، اور اس کو اشارہ سے سجدہ کرتے وقت کوئی چیز سامنے رکھ کر اس پر پیشانی ٹیکنا ضروری نہیں، بلکہ سجدہ کے لئے جتنا جھکنا ممکن ہو، اتنا جھک کر اشارہ سے سجدہ کرنے کا حکم ہے۔

اور اس سلسلہ میں پہلے بعض اہلِ علم کی رائے یہ تھی کہ کرسی پر بیٹھنے والے کے لئے اپنی نشست گاہ کی سطح کے برابر یا اس سے معمولی اونچی کسی سخت چیز پر پیشانی رکھ کر سجدہ کر لینا حقیقی سجدہ کہلاتا ہے، جس طرح سے کہ زمین پر بیٹھنے والے کے لئے معمولی اونچی چیز پر سجدہ کرنا بھی حقیقی سجدہ کہلاتا ہے، اور جو شخص سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر سجدہ کرنے پر قادر ہو، اس کو اس پر پیشانی ٹِکا کر سجدہ کرنا ضروری ہوتا ہے، اور اگر وہ ایسا نہ کرے، جبکہ اس پر قادر بھی تھا، تو اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔ [۱]

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

بیٹھنا اور زمین پر سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو جائے۔ زمین پر بیٹھ کر کسی اونچی چیز پر جو زمین سے ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہ ہو سجدہ کر لیا جائے تو عذر کی حالت میں جائز ہے'' (کفایت المفتی مع عنوانات ج۳ ص۴۲۲)

اور مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

جو مریض نہ تو زمین پر سجدہ کر سکتا ہے، اور نہ ہی زمین پر بیٹھ سکتا ہے، وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن رکوع وسجود کے لئے صرف سر کا اشارہ کرے، سامنے کوئی لکڑی رکھ کر اس پر ماتھا ٹِکانا ضروری نہیں، بلکہ اگر وہ لکڑی چھاتی کے برابر ہو، تو ایسا کرنا مکروہ ہے (مریض ومعالج کے اسلامی احکام، ص۱۰۸، ناشر: مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، سنِ اشاعت: 2006ء)

اور دارالعلوم دیوبند سے جو فتویٰ جاری ہوا، اس میں ہے کہ:

کسی نصب شدہ اونچی چیز پر سجدہ کرنا، یا بغیر کچھ رکھے ہوئے سجدہ کے لیے صرف اشارہ کرنا دونوں جائز ہیں، مگر مذکورہ ٹیبل والی کرسی پر سجدہ، حقیقی سجدہ نہیں ہوگا؛ بلکہ وہ بھی اشارہ ہی ہوگا، مذکورہ کرسی پر بیٹھ کر اگر کوئی شخص نماز پڑھائے گا، تو اس کے پیچھے رکوع وسجدہ کرنے والوں کی نماز نہیں ہوگی (ماہنامہ ''دارالعلوم'' دیوبند، انڈیا، ص۲۰، جون 2011ء)

[۱] چنانچہ ہماری معلومات کے مطابق آج سے تقریباً ۲۲ سال پہلے جامعہ دارالعلوم کراچی سے جو فتویٰ جاری ہوا، اور اس کے بعد متعدد فتاویٰ جاری ہوئے، ان میں اسی رائے کو اختیار کیا گیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم، ۱۴۱۳ھ کے ایک فتوے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

مگر حال ہی میں ان اہلِ علم حضرات نے اپنے اس موقف سے رجوع کرلیا ہے، اوراب ان حضراتِ گرامی کے نزدیک بھی زمین پرسجدہ کی قدرت رکھنے والے کوکرسی پر بیٹھ کراشارہ سے سجدہ کرنا اور سامنے نشست گاہ کے برابر یا اس سے معمولی اونچی چیز پرسجدہ کرنا جائز نہیں،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

خلاصہ یہ ہے کہ جب قیام پر قدرت نہ ہو، تو زمین پر بیٹھ کربھی نماز جائز ہے، اور گاڑی (ویل چیر یا کرسی، ناقل) پر بیٹھ کربھی؛ لیکن دونوں صورتوں میں اگرسجدے پر قدرت ہوتو سجدہ کرنا ضروری ہوگا، خواہ زمین پر کرے، یا گاڑی کے سامنے کوئی تختہ یا میز رکھ کر۔

اس طرح سجدے پر قدرت نہ ہوتب اشارہ جائز ہوگا، ورنہ نہیں۔ واللہ سبحانہٗ اعلم۔ محمد تقی عثمانی۔

۱۵/۴/۱۴۱۳ھ (دارالافتاء دارالعلوم کراچی، فتویٰ نمبر ۳۸/۸۸)

(ماخوذ از: کرسی پرنماز پڑھنے کے شرعی احکام، ص۱۳، مطبوعہ: مکتبہ دارالعلوم کراچی، تاریخ طباعت: جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ) اور دارالعلوم کراچی کا ایک فتویٰ جو کہ مولانا محمد یعقوب صاحب کا مؤرخہ ۲۲/۱/۱۴۱۹ھ کا تحریر کردہ اور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، ومفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب، ومفتی محمود اشرف عثمانی صاحب ومفتی محمد عبدالمنان صاحب اور مفتی اصغرعلی ربانی صاحب زید مجدہم کا تصدیق شدہ ہے، اس میں مذکور ہے کہ:

کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کرنماز پڑھنے کی صورت میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کراس پرسجدہ کرنا فرض ہے، البتہ اس میں یہ ضروری ہے کہ وہ ٹیبل اونچائی میں کرسی یا اسٹول کے برابر ہو، اگر کرسی سے اونچی ہوتو ایک یا دوا ینٹ سے زیادہ اونچی نہ ہو کیونکہ اس سے زیادہ اونچی ٹیبل پر سجدہ کرنا درست نہیں (ماہنامہ البلاغ، صفحہ۴۹، ماہ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ؛ فتویٰ نمبر ۲۳/۳۱۳، وکرسی پرنماز پڑھنے کے شرعی احکام، ص۱۵، ۱۶)

نیز دارالعلوم کراچی کے ایک فتوے میں (جو مولانا محمد یعقوب صاحب کا مؤرخہ ۴/ ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ کا تحریر کردہ اور مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب ومفتی محمود اشرف عثمانی صاحب ومفتی اصغرعلی ربانی صاحب اور مفتی محمد عبدالمنان صاحب زید مجدہم کا تصدیق شدہ ہے) تحریر ہے کہ:

حضراتِ فقہائے کرام رحمہم اللہ کی عبارات میں موضعِ قدمین والی بات کا تعلق اس قعود سے ہے، جس میں آدمی قدمین کو موضعِ نشست بنا کران پراپنا سارا زورڈال کر بیٹھتا ہے، مثلاً سنت کے مطابق زمین پر بیٹھنے کی ہیئت (بلکہ نماز کے اندر قعود کے وقت سنت کے مطابق بیٹھنا ہی اصل ہے)

اس لئے حضراتِ فقہائے کرام رحمہم اللہ نے اس حالت کا اعتبار کرتے ہوئے موضعِ قدمین کا ذکر کیا ہے، اور اس کی مساوی جگہ یا زیادہ سے زیادہ دوا ینٹ کے بمقدار اونچی جگہ کو موضعِ سجدہ قرار دیا ہے۔

بخلاف اس معذور آدمی کے جو کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھتا ہے، وہ چونکہ اپنا سارا زور سُرین پر ڈال کر بیٹھتا ہے قدمین پر نہیں۔

اس لئے اس کی نشست ہی اس کے لئے موضعِ قدمین کے حکم میں ہے، اور جس طرح سُرین کے توسط سے

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

کیونکہ یہ حقیقی سجدہ نہیں، اور قیام، رکوع اور زمین پر پیشانی ٹِکا کر یا ناک لگا کر سجدہ سے معذوری کی جس صورت میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اور اشارہ سے سجدہ کرنا جائز ہے، اس میں بھی سامنے کسی چیز کو رکھ کر اس پر پیشانی ٹِکا کر یا ناک لگا کر سجدہ کرنا ضروری نہیں۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ قدمین پر بیٹھنے والے کی سجدے کی جگہ اس کے موضعِ قدمین سے شمار کی جاتی ہے۔ اسی طرح کرسی پر بیٹھنے والے کے لئے بھی موضعِ سجدہ اس کی نشست کے مساوی یا زیادہ سے زیادہ دو اینٹ کے بمقدار اونچی جگہ کو شمار کیا جائے گا۔

لٰہذا حضراتِ فقہائے کرام رحمہم اللہ کی یہ عبارات کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لئے بھی مستدل ہیں۔

(فتویٰ دار العلوم کراچی، فتویٰ نمبر ۱۳۱۰/ ۲۵)

(ایضاً کرسی پر نماز پڑھنے کے شرعی احکام، صفحہ ۱۱۰)

[1] چنانچہ دار العلوم کراچی سے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کا تحریر کردہ اور وہاں کے چند اہلِ علم حضرات کا تصدیق شدہ فتویٰ جو گزشتہ دنوں ہی جاری ہوا، اس میں ہے کہ:

کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں سامنے کسی چیز پر سجدہ کرنے کو دو وجہ سے ''سجدۂ حقیقیہ'' نہیں کہا جاسکتا، ایک وجہ یہ ہے کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے گھٹنے زمین پر نہیں ہوسکتے، اور گھٹنوں کا زمین پر ٹکنا راجح قول کے مطابق سجدے کے لئے واجب ہے............اس کے علاوہ کرسی کے سامنے جو تختہ یا میز وغیرہ رکھی ہو، وہ اگرچہ مصلی کے بیٹھنے کی جگہ سے زیادہ بلند نہ ہو، لیکن زمین سے کافی بلند ہوتی ہے، اور کسی نص میں اس طرح شے مرتفع پر سجدہ کرنے کا حکم مذکور نہیں (ماہنامہ ''البلاغ'' جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء، صفحہ ۴۹)

رکوع اور سجدہ سے معذوری کی جس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، اس میں بہتر یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کی جائے۔

اور اگر قیام پر قدرت ہو، تو قرائت کرسی پر بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو کر ہی کرنی چاہئے، البتہ قیام، رکوع اور سجدے پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں اگر کرسی پر نماز ادا کی جائے، تو اُس میں رکوع اور سجدے کے لئے اشارہ کرنا بھی جائز ہے، اور یہ بھی جائز ہے کہ سامنے کرسی کی نشست کے برابر یا اُس سے معمولی اونچی چیز پر سر ٹکا کر سجدہ کرے، لیکن یہ بھی اشارے ہی کے حکم میں ہوگا، اسے با قاعدہ حقیقی سجدہ نہیں کہا جائے گا، اور ایسا کرنا واجب بھی نہیں۔

البتہ ہیئتِ سجدہ سے نسبۃً اقرب ہونے کی بنا پر اس کو بہتر سمجھا جائے تو یہ بھی بعید نہیں۔

اس تحریر سے پہلے دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی سے جاری ہونے والے فتاویٰ میں جو کوئی جزء اس تحریر کے خلاف ہے، اُس سے رجوع کیا جاتا ہے۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔ بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

دار الافتاء: دار العلوم کراچی نمبر ۱۴، مؤرخہ ۲۔۴۔۱۴۳۴ھ

(ماہنامہ ''البلاغ'' جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء، صفحہ ۵۲، ۵۳)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

جو شخص زمین پر پیشانی ٹِکا کر یا ناک لگا کر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو، بلکہ عاجز ہو، تو اس پر سجدہ کرنا معاف ہو جاتا ہے، اور اس کو سجدہ کی جگہ اشارہ کرنا جائز ہوتا ہے۔

ملحوظ رہے کہ سجدہ سے اٹھ کر جب قیام میں جانا ہو، تو کسی عذر مثلاً جسم کے بھاری، کمزور یا بیمار ہونے کے باعث سجدہ کے بعد بیٹھنا اور کچھ دیر بیٹھ کر پھر کھڑا ہونا جائز ہے، جس کو جلسۂ استراحت کہا جاتا ہے۔

پس جو لوگ زمین پر سجدہ کرنے پر قادِر ہوں، مگر انہیں دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر فوراً کھڑا ہونا مشکل ہو، تو انہیں کچھ دیر بیٹھ کر کھڑا ہونا جائز ہے، لہٰذا انہیں اسی طریقہ پر عمل کرنا چاہئے،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

اور حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب زید مجدہم تحریر فرماتے ہیں کہ:

جو شخص نماز کے اندر کسی عذر کی وجہ سے قیام کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، البتہ رکوع اور سجدہ کر سکتا ہو، تو ایسے شخص کے لئے بہتر یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر ہی نماز ادا کرے، باقاعدہ جھک کر رکوع کرے اور زمین پر سر ٹکا کر سجدہ کرے، محض اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرنا جائز نہیں، ایسا کرنے سے اس کی نماز نہ ہوگی، اور بلا عذر کرسی استعمال نہ کرے، لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو، تو رکوع کے وقت باقاعدہ جھک کر رکوع کرنے کے بعد سجدہ کے وقت نیچے زمین پر اُتر کر سر ٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے، کرسی کے سامنے تختہ یا میز پر بھی سجدہ نہ کرے کیونکہ یہ حقیقی سجدہ نہیں ہے، جبکہ یہ شخص باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہے (ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی، جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ، ص ۲۱)

اگر وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا، بلکہ عذر اور تکلیف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے، تو اگر وہ زمین پر اتر کر سجدہ کر سکتا ہے، تو اتر کر زمین پر سجدہ کرنا ضروری ہے، پھر کرسی پر بیٹھے، کرسی کے سامنے تختہ یا میز پر سجدہ نہ کرے، کیونکہ یہ حقیقی سجدہ نہیں ہے (ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی، رجب ۱۴۳۵ھ، ص ۲۶)

کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز یا تختہ پر سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے، تاہم اگر کسی عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے، اور سامنے کرسی کی نشست کے برابر یا اس سے معمولی اونچی چیز پر سر ٹِکا کر سجدہ کر لے، تو یہ بھی جائز ہے، بلکہ حقیقی سجدہ کی ہیئت سے کچھ زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے بہتر ہے (ایضاً، ص ۲۷)

مگر ان حضراتِ گرامی نے زمین پر پیشانی ٹِکا کر سجدہ کرنے سے معذور اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لئے سامنے کوئی چیز رکھنے کو جو بہتر قرار دیا ہے، ہمیں اس سے اتفاق نہیں، جس کے تفصیلی دلائل اور وجوہات ہم نے اپنی دوسری کتاب ''مریض و معذور کی نماز کے احکام'' میں ذکر کر دی ہیں۔ محمد رضوان۔

اور صرف اس وجہ سے فرض نمازوں میں قیام کرنے اور زمین پر سجدہ کرنے کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

اسی طرح عام حالات میں سجدہ یا قعدہ سے فارغ ہوکر زمین یا کسی چیز کا سہارا لئے بغیر کھڑا ہونا سنت ہے، لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے زمین یا دیوار وغیرہ کا سہارا لے کر کھڑا ہوا جائے، تو اس میں کوئی حرج اور کراہت نہیں۔

لہٰذا جو لوگ جسم کے بھاری یا کمزور یا بیمار ہونے کی وجہ سے زمین سے سہارا لے کر اٹھ سکتے ہوں، انہیں اسی پر عمل کرنا چاہئے، اور صرف اس وجہ سے قیام اور زمین پر سجدہ کے فریضہ کو ترک کر کے کرسی پر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھنی چاہئے، جیسا کہ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں، اور وہ زمین وغیرہ کا سہارا لے کر یا کچھ دیر توقف کر کے کھڑے ہونے پر قادر ہوتے ہیں، مگر وہ اپنے آپ کو معذور سمجھ کر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، اس طرزِ عمل کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

(4)......قعدہ کی فرضیت اور اس سے معذوری کا حکم

نماز کی ایک حالت قعدہ یا جلوس یعنی بیٹھنے کی کہلاتی ہے۔

بعض فقہائے کرام کے نزدیک نماز میں پہلا قعدہ سنت ہے، جس کو قعدۂ اولیٰ بھی کہا جاتا ہے، لیکن حنفیہ کے مشہور قول کے مطابق نماز میں پہلا قعدہ واجب ہے، اور اکثر فقہائے کرام کے نزدیک نماز میں دوسرا قعدہ فرض ہے، جس کو قعدۂ اخیرہ بھی کہا جاتا ہے، خواہ وہ نماز فرض ہو یا واجب ہو یا سنت ہو یا نفل نماز ہو۔

نماز میں قعدہ کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے جسم کا اوپر والا آدھا حصہ (یعنی اوپر کا دھڑ) سیدھا ہو، اور نیچے والا آدھا حصہ (یعنی نیچے والا دھڑ) مڑا ہوا ہو کر سُرین کے واسطے سے زمین سے ملا اور ٹھہرا یا ٹِکا ہوا ہو۔

پس جو شخص اپنے اوپر والے دھڑ کو سیدھا رکھ کر اور اپنے نیچے والے دھڑ کو موڑ کر سُرین زمین پر رکھ کر اور ٹِکا کر بیٹھ جائے، تو اس کا قعدہ ادا ہو جائے گا۔

لہٰذا جب تک مذکورہ تفصیل کے مطابق قعدہ کرنے کی قدرت ہو تو اس کو مذکورہ تفصیل کے مطابق قعدہ کرنا ضروری ہے۔

اور اس بارے میں فقہائے کرام کا کوئی اختلاف نہیں کہ کوئی مرد اگر عذر کی وجہ سے نماز کے ایک یا دونوں قعدوں میں تورک کرے، یعنی پاؤں ایک طرف نکال کر سُرین پر بیٹھ جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح اگر کوئی عذر کی وجہ سے نماز میں تربع کرے یعنی چوکڑی مار کر بیٹھے خواہ عورت ہو یا مرد، تو بھی حرج نہیں، مگر بلا عذر چوکڑی مار کر بیٹھنا مکروہ ہے۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض احادیث وروایات سے تورک اور تربع کا ثبوت ملتا ہے۔

اور جو نمازی سنت طریقہ پر دوزانو قعدہ کرنے سے عاجز ہو، لیکن تورک کر کے یا چوکڑی مار کر یا دونوں گھٹنے کھڑے کر کے یا دونوں پاؤں دائیں یا بائیں طرف نکال کر سُرین کے بَل یا پنجوں کو کھڑا کر کے ایڑیوں پر سرین رکھ کر کسی بھی طریقہ پر قعدہ کرنے پر قادر ہو، اور وہ قیام کرنے اور رکوع کرنے اور سجدہ کرنے پر قادر ہو، تو اس کو کھڑے ہو کر اور با قاعدہ رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، اور قعدہ کے لیے مذکورہ طریقوں میں سے جس طرح بھی بیٹھنا ممکن ہو قعدہ کرے۔

اور اگر کوئی شخص اپنے سُرین زمین پر ٹیکنے سے عاجز ہو، لیکن گھٹنے ٹِکانے سے عاجز نہ ہو، خواہ اس وجہ سے کہ اس کے سُرین یا رانوں وغیرہ میں زخم یا درد وغیرہ کی تکلیف ہے، تو اس کو اپنے گھٹنے زمین پر ٹیک کر اور سُرین اوپر اٹھا کر قعدہ کرنا جائز ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص زخم یا درد وغیرہ کی تکلیف کی وجہ سے اپنے پاؤں موڑنے سے عاجز ہو، تو اس کو سامنے کی طرف سیدھے پاؤں پھیلا کر یا دائیں بائیں طرف سیدھے پاؤں نکال کر

بھی قعدہ کرنا جائز ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر موجودہ صدی تک مختلف قسم کے معذور ومریض حسبِ قدرت مختلف طریقوں سے زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے ہیں۔

لہٰذا مناسب اور سنت کے قریب یہی طریقہ ہے کہ نماز میں اگر زمین پر کسی بھی حالت میں بیٹھنا ممکن ہو، تو اسی پر عمل کیا جائے، اور حتی الامکان کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے پرہیز کیا جائے، لیکن اگر کوئی کرسی پر بیٹھتا ہے، تو کرسی پر سُرین ٹِکا کر بیٹھا ہوا شخص نماز کا فرض درجہ میں قعدہ کرنے والا تو شمار ہوگا، لیکن سنت کے مطابق قعدہ کرنے والا شمار نہیں ہوگا، کیونکہ کرسی پر سُرین ٹِکا کر اور نیچے پیر لٹکا کر بیٹھنے والے شخص کے جسم کا اوپر والا دھڑ سیدھا ہوتا ہے، اور اس کے سُرین بھی کرسی پر ٹِکے ہوئے ہوتے ہیں، اور اس کا نیچے والا دھڑ مڑا ہوا بھی ہوتا ہے۔

وہ الگ بات ہے کہ کرسی پر مروجہ طریقہ سے بیٹھنا سنت کے مطابق اور شریعت کی طرف سے بتلایا ہوا طریقہ نہیں، اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بعض ارکان وواجبات (مثلاً قیام، باقاعدہ رکوع اور سجدہ) کی ادائیگی یا تو دشوار ہو جاتی ہے؛ یا لوگ ان کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کرتے، جس کی وجہ سے نماز میں خلل یا فساد پیدا ہو جاتا ہے، لیکن بہرحال کرسی پر بیٹھنے سے نماز کا فرض وواجب درجہ میں قعدہ ادا ہو جاتا ہے۔

اور قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ اپنے اپنے موقع پر حسبِ قدرت ادا کرنا پھر بھی ضروری رہتا ہے۔

لہٰذا اس کا یہ مطلب سمجھنا درست نہیں کہ اگر کسی کو کرسی پر قعدہ کرنا معتبر ہے، تو اسے قیام اور رکوع اور زمین پر سجدہ وغیرہ بھی ترک کرنا جائز ہے۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

کرسی پر بیٹھ کرنماز پڑھنے کا شرعی حکم

قیام، رکوع اور سجدہ وقعدہ سے متعلق جو اصولی باتیں ذکر کی گئیں، ان سے کافی حد تک کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم معلوم ہو چکا، اب خاص کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا شرعی حکم بیان کیا جاتا ہے۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا خلافِ سنت ومکروہ ہے

آج کل یہ بات کثرت سے دیکھنے میں آ رہی ہے کہ ذرا سے عذر اور بہانے کی خاطر ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی بہت سے لوگ کرسی پر بیٹھ کر نہ صرف نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، بلکہ اس کی ایک مستقل عادت اور معمول بنا لیتے ہیں۔

حالانکہ اوّلاً تو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ذکر قرآن وسنت میں نہیں ملتا، جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دوسروں کے سہارے چل کر آنے والے معذور و بیمار نمازی بھی جماعت میں شامل ہوتے تھے، اور اُس زمانہ میں مریض اور بیماروں کے نماز پڑھنے کا تناسب اور اہتمام آج کے دور سے کہیں زیادہ تھا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ (مسلم، رقم الحديث ٦٥٤"٢٥٦"، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد فی التخلف عنها)

ترجمہ: بلاشبہ ہم نے دیکھا ہے کہ نماز سے پیچھے رہنے والا صرف ایسا منافق ہی ہوتا تھا، جس کا نفاق معلوم ہوتا تھا، یا وہ (سخت) مریض ہوتا تھا، ورنہ مریض بھی دو آدمیوں کے سہارے سے نماز کے لئے آتا تھا (مسلم)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری کے واقعہ میں مروی ہے کہ:

فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ، قَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ، ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُمْ مَكَانَكَ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ جَالِسًا (مسلم) [1]

ترجمہ: پھر جب نماز کھڑی ہوگئی (اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دے دیا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں کچھ خفت محسوس کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے سہارے سے (مسجد میں) آئے، اور آپ کے پیر زمین میں گھسٹ رہے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، تو حضرت ابوبکر نے آپ کی آہٹ کو سن لیا، اور پیچھے ہٹنے لگے، تو ان کی طرف رسول اللہ علیہ وسلم نے وہیں موجود رہنے کا اشارہ کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں طرف بیٹھ گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی (مسلم)

مرض الوفات کے اس آخری مرض وعذر کی حالت میں بھی سہارے سے آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرسی یا کسی دوسری چیز پر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی، بلکہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

خلاصہ یہ کہ اتنا شدید مرض اور مسلمانوں کی طرف سے نمازوں کی پابندی کا اہتمام ہوتے

---

[1] رقم الحدیث ۴۱۸ ''۹۵'' کتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر، وغيرهما.

ہوئے بھی اُس پاکیزہ دور میں کسی مریض کا کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ثابت نہیں۔

اور فقہائے کرام وسلفِ صالحین سے بھی مریضوں کے لئے اس طرح پیر لٹکا کر اور اونچی چیز پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

حالانکہ نہ تو امراض اور مریضوں اور اعذار کا سلسلہ کوئی نئی چیز ہے، اور نہ ہی کرسی کوئی آج کے دَور کی نئی ایجاد ہے، بلکہ پہلے زمانوں میں بھی یہ پائی جاتی تھی ورنہ، پھٹّے، تخت، چارپائی وغیرہ تو یقیناً تھے۔

پھر فقہائے کرام نے مریض ومعذور کی نماز کے مستقل احکام بیان فرمائے، اور اس پر تفصیلی بحث فرمائی ہے، اور مریض ومعذور کے لیے ممکنہ حد تک سہولتوں اور رُخصتوں کا ذکر فرمایا ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی بیٹھ کر بھی نماز کی قدرت نہ رکھتا ہو تو لیٹ کر اور اشارہ سے نماز پڑھنے کی صورتوں کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔

مگر اس پوری بحث میں فقہائے کرام نے کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں فرمایا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا سنت کے قریب اور خیرُ القرون کے دور اور سلفِ صالحین کے طریقہ کے مطابق نہیں، بلکہ یہ بہت بعد کی ایجاد ہے۔

دوسرے نماز کی جتنی بھی حالتیں ہیں یعنی قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ، تو کرسی پر بیٹھنا ان مذکورہ حالتوں میں سے کسی بھی مسنون حالت میں داخل نہیں، بلکہ یہ ان سب حالتوں سے مختلف اور جُدا حالت ہے۔

اس لیے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا نماز کی مسنون ومشروع حالتوں سے مختلف حالت ہونے کی وجہ سے عام حالات میں ناپسندیدہ اور مکروہ عمل ہے۔

تیسرے نماز اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری ہے، اس لئے اس کو حتی الامکان تواضع اور عاجزی کے ساتھ ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

خود ارکانِ نماز (قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ) کی ہیئت وحالت سے تواضع وعاجزی نمایاں

ہے اور کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت تواضع اور عاجزی والی نہیں ہے، بلکہ ایک گونہ ترفع اور تکبر والی حالت ہے، خاص طور پر کسی بڑے کے سامنے کرسی پر بیٹھنا ادب کی شان کے خلاف ہے، پھر اللہ کے حضور کرسی پر بیٹھنا کیسے ادب اور تواضع میں داخل ہوسکتا ہے، اور اس کے برعکس زمین پر بیٹھنے کی حالت زیادہ عاجزی وتواضع والی ہے، جس کا مشاہدہ اور احساس دیکھنے والوں کو بھی ہوتا ہے اور خود بیٹھنے والے کو بھی، اور فقہائے کرام کی تصریح کے مطابق بھی زمین پر بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے کے مقابلہ میں زیادہ متواضع سمجھا گیا ہے، بوجہ زمین سے قریب ہونے کے۔

اور زمین پر بیٹھنے والا ظاہر ہے کہ کرسی پر بیٹھنے والے کے مقابلہ میں زمین سے زیادہ قریب ہوتا ہے، اس لئے بھی وہ کرسی پر بیٹھنے والے کے مقابلے میں زیادہ متواضع اور عاجزی والا شمار ہوگا۔

اور نماز کی ھیئت وحالت کو نماز کی درستگی اور انسان کی اصلاح میں بڑا دخل ہے۔

چوتھے کرسی پرنماز کی ادائیگی اور جواز کی کئی شرائط ہیں، اور اُن پر عوام الناس بلکہ بہت سے خواص اور اہلِ علم حضرات کا بھی عام طور پر عمل نہیں۔

پانچویں مریض مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور ان کے احکام بھی جُدا جُدا ہوتے ہیں، کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے خاص ایک ہیئت وحالت کے مطابق نماز پڑھنے کے پابند ہوجاتے ہیں، اور ایک عذر کی بنیاد پر کئی ایسے ارکان اور واجبات چھوڑ بیٹھتے ہیں، جن کی ادائیگی سے وہ معذور نہیں ہوتے، مثلاً قیام، باقاعدہ رکوع اور سجدہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ نماز پڑھنے کے لیے کرسیوں کے رواج میں اور بھی چند خرابیاں ہیں، مثلاً معذور افراد کو کرسی پرنماز پڑھتے یا کرسی کو موجود دیکھ کر غیر معذور اور معمولی عذر والوں کا بھی کرسی پر بیٹھ کر نماز شروع کردینا، کرسیوں کا صفوں کے سیدھا اور متصل ہونے میں مخل ہونا، کسی وقت معذور افراد کے مسجد نہ آنے کی صورت میں باقی نمازیوں کے لئے مسجد میں موجود کرسیوں کا

تشویش اور صفوں میں رخنہ اندازی کا باعث ہونا، اور کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنے میں غیروں اور متکبرین کی مشابہت کا لازم آنا، اور مساجد میں کرسی پر بیٹھنے والے کی موجودگی میں نیچے بیٹھ کر قرآن مجید لے کر تلاوت کرتے وقت بے ادبی کا لازم آنا، وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام وجوہات کی بناء پر عوامُ النّاس میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بڑھتے ہوئے رواج کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاسکتی۔

بلکہ عام حالات میں کرسی پر نماز پڑھنا خلافِ سنت اور مکروہ طریقہ ہے، اور بہت سی صورتوں میں نماز کے ضیاع کا بھی باعث ہے۔

اور ان حالات میں اہلِ علم حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سلسلہ میں حکمت کے ساتھ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بڑھتے ہوئے رجحان کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے لوگوں کو اصل حقائق اور مسائل سے آگاہ فرمائیں، تاکہ نفس وشیطان کو نماز جیسے اہم فریضہ کی اضاعت کا موقع نہ مل سکے۔

البتہ جب زمین پر کسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، یا سخت تکلیف کا باعث ہو، تو پھر نماز کے دوران کرسی پر بیٹھنے کی گنجائش ہوگی، اور کراہت نہ ہوگی، مگر نماز صحیح ہونے کی شرائط کا لحاظ کرنا پھر بھی ضروری ہوگا کہ جس رکن، مثلاً قیام، رکوع اور سجدہ کی ادائیگی کی ان کو قدرت ہو، اس کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام نہ لیں۔

ملحوظ رہے کہ پہلے تو اکثر اہلِ علم حضرات کی اس طرح کی خرابیوں کی طرف توجہ نہیں تھی، بلکہ متعدد حضرات کرسی پر نماز کے جائز ہونے کا اس طرح فتویٰ دیتے تھے کہ جس سے لوگوں کو کرسی پر نماز کے جائز ہونے کی حوصلہ افزائی ہوتی تھی، اور کرسیوں پر نماز پڑھنے کے عمل کو رواج ملتا تھا، مگر اب بحمداللہ تعالیٰ کئی اہلِ علم حضرات اس طرف متوجہ ہوگئے ہیں۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء.

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی جائز وناجائز صورتیں

اب کرسی پر نماز کے جائز وناجائز ہونے کی صورتوں کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

قیام پر قادر کو نماز میں کرسی پر بیٹھنے کا حکم

(1)...... جو شخص شرعی اعتبار سے قیام کرنے یعنی کھڑے ہونے پر قادر ہو، اگرچہ سہارے سے ہی قیام کرسکتا ہو، یا زمین سے اٹھتے وقت سہارا لے کر کھڑا ہوسکتا ہو، یا جلسۂ استراحت کر کے (یعنی سجدہ سے فارغ ہوکر کچھ دیر بیٹھ کر) کھڑا ہوسکتا ہو، یا صرف ایک رکعت میں قیام کرسکتا ہو، یا تھوڑی دیر کے لئے مثلاً تکبیرِ تحریمہ کی بقدر قیام کرسکتا ہو، تو اس کو فرض نماز میں اپنی استطاعت وحیثیت کے مطابق قیام کرنا ضروری ہے، اور ایسے شخص کو اپنی حسبِ قدرت قیام ترک کر کے کرسی پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھنا جائز نہیں، اور ایسی صورت میں اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔

کیونکہ کرسی پر مروجہ طریقے سے (یعنی پاؤں نیچے لٹکا کر) بیٹھنے والے کے جسم کا زور پاؤں پر نہیں ہوتا، بلکہ وہ سُرین کے سہارے سے بیٹھا ہوتا ہے، اور اس کا نیچے والا دھڑ بھی سیدھا نہیں ہوتا، اور اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں، لہٰذا شرعی اعتبار سے اس پر نماز میں قیام کرنے کی حقیقت صادق نہیں آتی، اور اس حالت میں بیٹھے ہوئے شخص سے نماز کے قیام کا فریضہ اور قیام کی حقیقت ادا نہیں ہوتی۔

سجدہ پر قادر کو نماز میں کرسی پر بیٹھ کر سجدہ کرنے کا حکم

(2)...... جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہو، اس کو زمین پر سجدہ کرنا ضروری ہے، اور اس کو زمین پر سجدہ ترک کر کے کرسی پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے سجدہ کرنا یا کرسی کی نشست کے برابر یا اس سے کسی قدر اونچی چیز، ٹیبل وغیرہ پر پیشانی ٹیک کر سجدہ کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ بھی

اشارہ سے ہی سجدہ کہلاتا ہے، اور اگر وہ ایسا کرے گا، تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی، خواہ وہ نماز فرض ہو یا نفل نماز ہو، یا سنت نماز ہو، یا واجب نماز ہو۔

کیونکہ جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہو، اسے فرض، واجب، سنت اور نفل سب طرح کی نمازوں میں اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں ہوتا، بلکہ زمین پر پیشانی اور ناک ٹیک کر سجدہ کرنا ضروری ہوتا ہے، اور اگر وہ سجدہ کے وقت ہاتھ، پاؤں اور گھٹنے زمین پر ٹیکنے پر قادر ہو، تو ان اعضاء کا زمین پر ٹیکنا بھی واجب ہوتا ہے، کیونکہ یہ تمام اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں، اور کرسی پر بیٹھے بیٹھے سجدہ کرنے میں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں۔ [1]

یاد رہے کہ اگر کوئی نفل نماز پڑھ رہا ہے تو قیام پر قدرت ہونے کے باوجود اس سے قیام معاف ہے، مگر نفل نماز میں سجدہ کرنے کا مسئلہ فرضوں کی طرح ہے۔

لہٰذا سنت اور نفل نمازوں کے درست ہونے کے لئے بھی فرضوں کی طرح باقاعدہ سجدہ کرنا ضروری ہے، صرف سجدے کا اشارہ کر دینے یا کرسی پر بیٹھ کر کوئی چیز سامنے رکھ کر اس پر پیشانی ٹیکنے سے سجدے کا فرض ادا نہ ہوگا اور سنت و نفل نماز بھی درست نہ ہوگی۔

البتہ سواری پر سوار ہونے کی حالت میں نفل وسنت نماز پڑھتے ہوئے سواری پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ اشارہ سے کرنا جائز ہوتا ہے، جو کہ الگ مسئلہ ہے۔

قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر اور قعدہ سے عاجز کو کرسی پر نماز پڑھنے کا حکم

(3)...... جو شخص قیام کرنے اور قیام کی حالت میں رکوع کرنے پر قادر ہو، اور زمین پر سجدہ کرنے پر بھی قادر ہو، اس کو فرض نماز میں باقاعدہ قیام کرنا اور قیام کی حالت میں باقاعدہ

---

[1] اور اس سلسلہ میں جامعہ دار العلوم کراچی کے مفتیانِ کرام کی رائے پہلے یہ تھی کہ کرسی پر بیٹھ کر سامنے نشست گاہ کے برابر یا اس سے ایک بالشت اونچی کسی چیز پر سجدہ کرنا معتبر ہو جاتا ہے، مگر اب ان حضرات نے اس سے رجوع کر لیا ہے، اور اب ان حضرات کے نزدیک بھی اس طرح سجدہ کرنا حقیقی سجدہ میں داخل نہیں ہے، بلکہ اشارہ سے سجدہ میں داخل ہے، اور جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے، تو اس کو اس طرح سجدہ کرنے سے اس کی نماز ادا نہیں ہوتی، جیسا کہ ماقبل میں باحوالہ گزرا۔

رکوع کرنا اور زمین پر سجدہ کرنا، یہ تمام چیزیں ضروری ہیں، اور ایسے شخص کو قیام ترک کر کے کرسی پر بیٹھنا، اور کرسی پر بیٹھ کر رکوع کرنا اور کرسی پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے یا کرسی کے سامنے کوئی چیز، ٹیبل وغیرہ رکھ کر سجدہ کرنا کوئی بھی چیز جائز نہیں۔

البتہ یہ شخص جو کہ قیام، رکوع اور سجدہ تینوں ارکان پر قادر ہے، فقط گھٹنوں میں درد وغیرہ کی وجہ سے وہ اگر زمین پر دوزانو، چار زانو یا خواتین کے نماز میں بیٹھنے کی طرح یا کسی اور طرح، غرضیکہ کسی بھی طریقہ سے مسنون وغیر مسنون قعدہ کرنے پر قادر نہیں، تو اس کے لئے کرسی پر نماز پڑھنا اس طریقے سے درست ہے کہ قیام کی حالت میں باقاعدہ کھڑا ہو، قیام سے فارغ ہو کر کمر جھکا کر رکوع کرے، اور سجدہ کے وقت زمین پر سجدہ بھی کرے، اور سجدہ کے وقت اپنے ہاتھ، پاؤں اور گھٹنے زمین پر ٹیکے، البتہ قعدہ کے وقت کرسی پر بیٹھ جائے۔ [1]

سجدہ سے عاجز اور رکوع وقیام پر قادر کو کرسی پر نماز پڑھنے کا حکم

(4)...... جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو، لیکن رکوع اور قیام پر قادر ہو، تو اس کو اکثر اور جمہور فقہائے کرام اور متعدد حنفیہ کے نزدیک قیام ترک کرنا، اور کرسی یا زمین پر بیٹھ کر رکوع کرنا جائز نہیں، البتہ اسے سجدہ اشارہ سے کرنا جائز ہے، اور وہ سجدہ کا اشارہ جتنی حد تک جھک کر کر سکتا ہے، بہت سے فقہاء کے نزدیک اتنی حد تک جھکنا ضروری ہے۔

اور ایسا شخص اگر قیام ترک کر کے کرسی پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھتا ہے، تو ان حضرات کے نزدیک اس کی نماز درست نہیں ہوتی، بلکہ اس نماز کو باقاعدہ قیام اور رکوع کر کے دوبارہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔

---

[1] اور اگر یہ شخص زمین پر کسی طرح بیٹھنے پر قادر ہے، مگر وہ زمین پر بیٹھنے کے بجائے کرسی پر بیٹھتا ہے، تو یہ اگر قیام اور رکوع وسجدہ باقاعدہ مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق ادا کرتا ہے، تو بھی اس کی نماز کا فریضہ ادا ہو جائے گا، تاہم اس کو زمین پر کسی بھی طرح بیٹھ کر نماز کا طریقہ ترک کرنے کی وجہ سے سنت والا ثواب نہیں ملے گا، کیونکہ احادیث وسنت سے نماز میں معذور کو کرسی کے بجائے زمین پر ہی کسی بھی طرح بیٹھنے کا ثبوت پایا جاتا ہے، جیسا کہ آگے نمبر ۶ میں آتا ہے۔ محمد رضوان۔

اور دلائل کے لحاظ سے یہی قول زیادہ قوی اور احتیاط پر مبنی ہے۔

البتہ سجدہ سے معذور کو بعض مشائخِ حنفیہ کے نزدیک قیام اور کھڑے ہو کر رکوع کرنا معاف ہو جاتا ہے، اور اسے کھڑے ہو کر رکوع کرنا اور اشارہ سے سجدہ کر کے بھی نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے، اور زمین پر بیٹھ کر بھی رکوع کرنا اور اشارہ سے سجدہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے۔

اور ایسا شخص اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے، تو ان حضرات کے نزدیک اس طرح بھی نماز ادا ہو جائے گی، لیکن اگر یہ شخص زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو، تو یہ زیادہ بہتر اور سنت ہے۔

مگر یہ قول خلافِ احتیاط ہے، اور پہلا قول احتیاط پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ دلائل کے لحاظ سے بھی زیادہ قوی ہے۔

پس جس شخص کو زمین پر پیشانی یا ناک ٹیک کر سجدہ کرنے کی قدرت نہیں، تو اس کو صرف سجدہ سے معذور ہونے کی بنیاد پر فرض نمازوں میں قیام اور رکوع ترک نہیں کرنا چاہیئے، اور رکوع کی قدرت نہ ہو، تو بھی قیام کو ترک نہیں کرنا چاہیئے، اور رکوع وسجدہ میں سے جس کو باقاعدہ ادا کرنے کی قدرت نہ ہو، اس کو ممکنہ حد تک جھک کر اشارہ سے کرنا چاہیئے۔

رکوع سے عاجز اور قیام وسجدہ پر قادر کو کرسی پر نماز پڑھنے کا حکم

(5)...... جو شخص کھڑے ہو کر رکوع کرنے پر قادر نہ ہو، مگر وہ قیام کرنے پر قادر ہو، اور سجدہ بھی زمین پر کرنے پر قادر ہو، تو اکثر اور جمہور فقہائے کرام اور متعدد حنفیہ کے نزدیک اس سے قیام معاف نہیں ہوتا، اور اس کو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا، بلکہ اس کو قیام کے وقت باقاعدہ قیام کرنا اور کھڑے ہو کر رکوع اشارہ سے کرنا اور باقاعدہ سجدہ کرنا ضروری ہوتا ہے، اور ایسا شخص اگر قیام ترک کر کے کرسی پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھتا ہے، تو ان حضرات کے نزدیک اس کی نماز درست نہیں ہوتی، بلکہ اس کو باقاعدہ قیام کر کے اور قیام کی حالت میں رکوع کا اشارہ کر کے اور زمین پر باقاعدہ سجدہ کر کے نماز پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔

اور دلائل کے لحاظ سے یہی قول زیادہ قوی اور احتیاط پر مبنی ہے۔

البتہ ایسی صورت میں بعض مشائخِ حنفیہ کے نزدیک قیام اور کھڑے ہو کر رکوع کرنا معاف ہو جاتا ہے، اور اسے کھڑے ہو کر اشارہ سے رکوع کر کے بھی نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے، اور زمین پر بیٹھ کر بھی اشارہ سے رکوع کر کے نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے۔

مگر یہ قول خلافِ احتیاط ہے، اور پہلا قول احتیاط پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ دلائل کے لحاظ سے بھی زیادہ قوی ہے۔

تاہم مذکورہ شخص کو زمین پر پیشانی ٹِکا کر سجدہ کرنا تمام حضرات کے نزدیک ضروری ہے، اور اگر ایسا شخص کرسی پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے یا کرسی کے سامنے کوئی چیز رکھ کر اس پر سجدہ کرے گا، تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی، خواہ وہ نماز فرض ہو یا واجب ہو یا سنت ہو یا نفل نماز ہو۔

کرسی پر بیٹھنے والے کے قعدہ کا حکم

(6)...... کرسی پر بیٹھنے والا کم از کم سنت کے مطابق نماز میں قعدہ کرنے والا نہیں، اور وہ قعدہ کے وقت زمین پر پاؤں لٹکا کر بیٹھے گا، تو قعدہ کی فرضیت تو بے شک ادا ہو جائے، لیکن کرسی پر بیٹھا ہوا شخص سنت کے مطابق نماز کا قعدہ کرنے والا شمار نہیں ہوگا، اور نماز کے مسنون قعدہ کے فضائل و برکات سے محروم رہے گا۔

پس جو شخص نہ تو قیام پر قادر ہو، اور نہ قیام کی حالت میں رکوع کرنے پر قادر ہو، اور نہ ہی زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہو، مگر وہ زمین پر کسی بھی حالت میں بیٹھنے پر قادر ہو، تو اس کو زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا سنت اور زیادہ ثواب کا باعث ہے، لیکن اگر یہ شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرے، یا یہ شخص زمین پر بیٹھنے پر قادر نہ ہو، تو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز ادا ہو جائے گی، جبکہ وہ رکوع و سجدہ اشارہ سے کرے، اور سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکے، اور اس کو سامنے سجدہ کرنے کے لئے کوئی چیز رکھنا ضروری نہیں، بلکہ اگر وہ سجدہ میں اس

رکھی ہوئی چیز سے زیادہ جھک سکتا ہو، تو اسے اس چیز پر سجدہ کرنے سے بہت سے حضرات کے نزدیک نماز ہی ادا نہیں ہوگی۔

ارکان کی ادائیگی، نماز باجماعت سے اہم ہے

ملحوظ رہے کہ اگر کوئی مریض ومعذور شخص اپنے گھر میں رہ کر نماز پڑھنے کی صورت میں قیام، رکوع اور سجدہ وقعدہ کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے نماز پڑھنے پر قادر ہے، مثلاً گھر میں سہارے سے کھڑا ہونے کے لئے کوئی سہارے کی چیز میسر ہے، یا تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں مختصر قیام کر کے نماز پڑھنے پر قادر ہے، مگر مسجد میں آ کر نماز باجماعت پڑھنے کی صورت میں ان شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے نماز پڑھنے پر قادر نہیں، مثلاً نماز باجماعت میں طویل قیام پر قادر نہیں، یا وہاں کوئی چیز قیام کے لئے سہارے کی میسر نہیں، تو ایسے شخص کو قیام، رکوع اور سجدہ وقعدہ کی ادائیگی کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے تنہا نماز پڑھنا ایسی باجماعت نماز پڑھنے سے زیادہ اہم ہے، جس میں صرف جماعت کی فضیلت تو حاصل ہوجائے، مگر قیام، رکوع وسجدہ وغیرہ جیسے فرائض کی ادائیگی کی شرائط فوت ہوجائیں، کیونکہ قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ فرض اور رکن ہے اور جماعت سے نماز ادا کرنا سنتِ مؤکدہ یا واجب ہے اور فرائض وارکان کی ادائیگی سنتِ مؤکدہ یا واجب کی ادائیگی سے زیادہ ضروری ہے۔

یہ مسئلہ اچھی طرح یادرکھنے کا ہے، کیونکہ بہت سے لوگ جماعت کی فضیلت واہمیت کو تو سمجھتے ہیں، مگر اس کی خاطر اس سے اہم احکام اور ارکان کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اصلاح فرمائے۔ آمین۔

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

محمد رضوان

3/ جمادی الاولیٰ/1436ھ 23/ فروری/ 2015ء، بروز پیر

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

(ضمیمہ)

کرسی پر نماز پڑھنے سے متعلق چند جدید فتاویٰ

ہم نے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے شرعی حکم سے متعلق اپنا موقف ماقبل میں ذکر کر دیا ہے۔
اب کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق چند جدید فتاویٰ اور اقوال تحریر کئے جاتے ہیں، جن میں کرسی پر نماز پڑھنے کو ناپسند و مکروہ قرار دیا گیا ہے، اور سخت مجبوری ہی کی حالت میں مخصوص شرائط کے ساتھ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا جواز بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ ہمارا موقف بھی مدتِ دراز سے یہی ہے، اور ان فتاویٰ و تحریرات سے بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے اصولی مذکورہ موقف کی تائید ہوتی ہے، البتہ بعض جزوی چیزوں سے اختلاف کا امکان ہے، جس کی وضاحت ہماری طرف سے ان تحریرات کے حواشی میں کر دی گئی ہے۔ محمد رضوان۔

---

(1)......دارُالعلوم دیوبند کا فتویٰ

گزشتہ دنوں دارُالعلوم دیوبند، انڈیا سے کرسی پر نماز پڑھنے کے متعلق ایک فتویٰ جاری ہوا، جس کے ضروری اقتباسات ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:

’’جو شخص قیام پر قادر نہیں، لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے، تو اس کو زمین پر بیٹھ کر سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، زمین پر سجدہ نہ کرتے ہوئے کرسی پر یا زمین پر اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں۔

وان عجز عن القیام وقَدَرَ علی القعود: فانه یصلی المکتوبةَ قاعداً برکوع وسجود ولا یجزیه غیر ذلک (تاتارخانیہ زکریا:۲/۶۶۷)

اگر رکوع، سجدہ پر قدرت نہیں اور زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرسکتا ہے، تو تشہد کی حالت پر بیٹھنا ضروری نہیں، بلکہ جس ہیئت پر بھی خواہ تورک (عورت کا تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ) کی حالت پر یا آلتی پالتی مار کر بیٹھنا سہل و ممکن ہو، اس ہیئت کو اختیار کر کے زمین ہی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کی جائے، کرسیوں کو

اختیار نہ کیا جائے، کیونکہ شریعت نے ایسے معذورین کو زمین پر بیٹھنے کے سلسلے میں مکمل رعایت دی ہے کہ جس ہیئت میں ممکن ہو بیٹھ کر نماز ادا کریں۔

مَن تَعَذَّرَ علیه القیامُ لمرضٍ......أو خَافَ زیادتَهُ......أو وَجَدَ لقیامه ألماً شدیداً صلی قاعداً کیف شاء(درمختار مع الشامی زکریا:۵٦٦/۲)

اس صورت میں بلاضرورت کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا بہ چند وجوہ کراہت سے خالی نہیں۔

(۱)...... زمین پر بیٹھ کر ادا کرنا مسنون طریقہ ہے، اسی پر صحابۂ کرام اور بعد کے لوگوں کا عمل رہا ہے، نوے کی دہائی سے قبل تک کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا رواج نہیں تھا، نہ ہی خیرُ القرون سے اس طرح کی نظیر ملتی ہے۔

(۲)...... کرسیوں کے بلاضرورت استعمال سے صفوں میں بہت خلل ہوتا ہے، حالاں کہ اتصالِ صفوف کی حدیث میں بہت تاکید آئی ہے۔

قال النبی صلی الله علیه وسلم :راصوا صفوفکم وقاربوا بینها، وحاذوا بالأعناق، فوالذی نفس محمد بیده إنی لأری الشیاطین تدخل من خلل الصف کأنها الحذف(نسائی: ۱۳۱/۱)

(۳)...... بلاضرورت کرسیوں کو مساجد میں لانے سے اغیار کی عبادت گاہوں سے مشابہت ہوتی ہے اور دینی امور میں ہم کو غیروں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

(۴)...... نماز، تواضع وانکساری سے عبارت ہے اور بلاضرورت کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنے کے مقابلے میں زمین پر ادا کرنے میں یہ انکساری بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔

(۵)...... نماز میں زمین سے قرب ایک مطلوب شے ہے، جو کرسیوں پر ادا کرنے میں مفقود ہے۔

البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا دشوار ہو جائے، تو پھر کرسیوں پر ضرورت کی وجہ سے نماز ادا کی جاسکتی ہے، لیکن اگر زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کی

قدرت ہوگی، تو پھر کرسی پر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ [1]

بہرحال جس صورت میں ضرورۃً کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہے (مثلاً جب وہ زمین پر سجدے کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ناقل) اس میں بھی مصلی کو چاہئے کہ سجدے کے وقت اشارہ پر اکتفا کرے‘‘۔

(ماہنامہ ’’دارلعلوم‘‘ دیوبند، انڈیا، جون 2011ء، رجب ۱۴۳۲ھ، جلد ۹۵، شمارہ ۶، صفحہ ۱۸، ۱۹)

اب اختصار کے ساتھ جواب کا ماحصل ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

(۱)...... جو شخص قیام پر قادر نہ ہو، لیکن کسی بھی ہیئت پر زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے، تو اس کو زمین ہی پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، کرسی پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے اشارے سے نماز ادا کرنا جائز نہیں، نماز نہیں ہوگی۔ [2]

(۲)...... اگر قیام پر قدرت ہے، لیکن گھٹنے، کمر میں شدید تکلیف کی وجہ سے سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو، یا وہ شخص جو زمین پر بیٹھنے میں قادر ہے، مگر رکوع وسجدہ پر قدرت نہیں رکھتا تو یہ حضرات زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کریں۔ [3]

کرسیوں کو استعمال کرنا کراہت سے خالی نہیں، البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھنا دشوار ہو، تب کرسی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے، کرسی استعمال کرنے کی صورت

---

[1] مطلب اس کا ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے سجدہ کرنا یا سامنے کوئی چیز رکھ کر اس پر پیشانی ٹیک کر سجدہ کرنا جائز نہ ہوگا، کیونکہ یہ شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے، اور اس وجہ سے اس کی نماز بھی درست نہیں ہوگی، جیسا کہ آگے نمبر۱ میں آتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔محمد رضوان۔

[2] جس کی وجہ یہ ہے کہ کرسی پر بیٹھا ہوا شخص حقیقی سجدہ کا تارک شمار ہوتا ہے ’’وھو قادر علی السجدۃ‘‘۔محمد رضوان۔

[3] مگر یہ حکم بعض مشائخ حنفیہ کے قول پر متفرع ہے، جن کے نزدیک سجدہ سے معذور سے فرض نماز میں قیام معاف ہوجاتا ہے، جبکہ جمہور اور متعدد حنفیہ کے نزدیک قیام معاف نہیں ہوتا، اور اس لئے مذکورہ صورت میں ان کے نزدیک قیام ترک کرکے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، بلکہ فرض نماز میں قیام کے وقت قیام کرنا اور کھڑے ہوکر اشارہ سے رکوع کرنا ضروری ہے، اور اس میں ہی احتیاط بھی ہے، اور اس کے دلائل بھی قوی ہیں، جیسا کہ آگے بھی دار العلوم کراچی کے فتوے میں آتا ہے، اور ہم نے اپنی دوسری کتاب ’’مریض ومعذور کی نماز کے احکام‘‘ میں بھی تفصیلاً بیان کردیا ہے۔محمد رضوان۔

میں بھی عام سادہ کرسی پر نماز ادا کی جائے، ٹیبل والی کرسی پر نماز ادا کرنے سے احتراز کیا جائے۔ [1]

فقط۔واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہُ الاحقر زین الاسلام قاسمی الٰہ آبادی

نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۴۳۲/۵/۲۵ھ

الجواب صحیح: حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح: فخر الاسلام

الجواب صحیح: محمود حسن غفرلہٗ بلندشہری

(ماہنامہ ’’دارلعلوم‘‘ دیوبند، انڈیا، جون 2011ء، رجب ۱۴۳۲ھ، جلد ۹۵، شمارہ ۶، صفحہ ۲۰، ۲۱)

(2)......مفتی محمد شعیبُ اللہ خان مفتاحی کی رائے

مفتی محمد شعیبُ اللہ خان مفتاحی جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور، انڈیا، کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے اپنے مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

بلا عذرِ معقول کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ناجائز ہے، اور اس کی کئی وجوہات ہیں:

عدمِ جواز کی پہلی وجہ:

ایک وجہ یہ ہے کہ نماز میں قیام ورکوع وسجدہ فرائض میں داخل ہیں، اور بلا عذر ان

---

[1] اور ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، تو احادیث وروایات کی رُو سے اس کو سامنے کوئی چیز رکھنا ضروری نہیں، بلکہ پسندیدہ بھی نہیں، اور ایسے شخص کو ممکنہ حد تک جھک کر اشارہ سے سجدہ کرنا چاہئے، کیونکہ ایک تو جب کسی شخص کو زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت نہ ہو، تو اس کو کسی چیز کو سامنے رکھنے کا تکلف اختیار کرنا درست نہیں، دوسرے سامنے ٹیبل رکھنے کی وجہ سے عین ممکن ہے کہ نمازی اس سے زیادہ نیچے جھک کر سجدہ کا اشارہ کرسکتا ہو، جس کا کہ اس کو حکم ہے، اور ٹیبل کی وجہ سے اس کو زیادہ نیچے جھکنا ممکن نہ ہوگا، تیسرے اس طرح کسی چیز پر سجدہ کرنے میں غیرُ اللہ کو سجدہ کرنے کا ایہام وشبہ پایا جاتا ہے، جیسا کہ ہم نے اپنی دوسری کتاب ’’مریض ومعذور کی نماز کے احکام‘‘ میں تفصیلاً بیان کردیا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔محمد رضوان۔

میں سے کسی کو چھوڑ دینے سے نماز نہیں ہوتی، اور کرسی پر نماز پڑھنے والا ان تمام فرائض کو چھوڑ دیتا ہے، قیام کی جگہ کرسی پر بیٹھتا ہے اور رکوع و سجدہ دونوں کو چھوڑ کر محض اشارے سے ان کو ادا کرتا ہے، تو اس کی نماز کیسے ہو سکتی ہے؟ لہٰذا جو لوگ بلا عذر معقول کرسی پر نماز پڑھتے ہیں، وہ اپنی نمازوں کو ضائع کر رہے ہیں، اور یہاں یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے تو نمازیں پڑھی ہیں، لیکن جب اللہ کے ہاں پہنچیں گے تو ان کے نامۂ اعمال اس سے خالی ہوں گے، لہٰذا ایسے لوگ ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ اگر قیامت کے دن نماز کی محنت کرنے کے باوجود ہمارا نامۂ اعمال نماز سے خالی ہو تو کیا ہوگا؟

عدمِ جواز کی دوسری وجہ:

دوسرے یہ کہ نماز دراصل اللہ تعالیٰ کی عظیم ہستی کے سامنے بندے کی بندگی، عاجزی وانکساری کا نام ہے اور اللہ کی جلالت کے روبرو خدا کے غلام کی تواضع و فروتنی سے عبارت ہے، اور کرسی پر نماز پڑھنے کی صورت میں یہ مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے، کیونکہ کرسی پر بیٹھنے کی حالت عموماً عاجزی وانکساری کی نہیں ہوتی، بلکہ ایک حد تک یہ متکبرانہ ہوتی ہے، نیز اگر متکبرانہ نہیں ہوتی، تب بھی عرفِ عام میں بڑوں کے سامنے کرسی پر بیٹھنا بے ادبی سمجھا جاتا ہے، یا کم از کم خلافِ ادب خیال کیا جاتا ہے۔ اب غور کیجئے کہ کیا اللہ عزوجل کے دربارِ عالی شان و درگاہِ بے نیاز میں بلا وجہ کرسی پر بیٹھنا اچھا معلوم ہوتا ہے؟ لہٰذا یہ صورت نماز کی مقصدیت کے خلاف ہونے کی وجہ سے بھی ناجائز ہے۔

عدمِ جواز کی تیسری وجہ:

تیسرے یہ کہ کرسیوں پر بیٹھ کر عبادت کرنے میں غیروں سے مشابہت پائی جاتی ہے، چنانچہ عیسائیوں میں رواج ہے کہ وہ اپنے چرچوں میں کرسیوں پر عبادت

کرتے ہیں، اور یہ بات اسلام کی اہم تعلیمات میں سے ہے کہ غیروں کی مشابہت اختیار نہ کی جائے (ماخوذ از ماہنامہ ''دارالعلوم'' دیوبند، انڈیا، اکتوبر، نومبر ۲۰۱۲ء، ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ محرم ۱۴۳۴ھ جلد ۹۶، شمارہ ۱۰، ۱۱، صفحہ ۳۹، ۴۰)

اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے زمین پر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو، لیکن کرسی پر بیٹھ سکتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(۱)...... مثلاً ایک شخص کا ایکسیڈنٹ ہوا اور کمر میں راڈ داخل کی گئی ہے، جس کی وجہ سے وہ کرسی پر بیٹھ سکتا ہے، مگر جھک نہیں سکتا، بیٹھ نہیں سکتا اور رکوع یا سجدہ نہیں کرسکتا۔ [۱]

(۲)...... ایک شخص اس قدر کمزور ہے کہ اٹھنا بیٹھنا اس کے لئے دشوار ہے، اگر اٹھتا بیٹھتا ہے تو ناقابلِ برداشت تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ کرسی پر بیٹھ کر اپنے کام کاج کرتا ہے اور اسی میں نماز بھی پڑھ لیتا ہے۔ [۲]

(۳)...... ایک شخص کو موٹاپے کی وجہ سے زمین پر بیٹھنے میں شدید تکلیف ہوتی ہے، اگرچہ وہ چل سکتا ہے اور قیام بھی کرسکتا ہے، مگر بیٹھ نہیں سکتا، لہٰذا کرسی پر ہی اس کو اپنے تمام دنیوی کام بھی کرنے پڑتے ہیں اور نماز بھی وہ اسی پر پڑھتا ہے۔ [۳]

---

[۱] مگر یہ شخص اگر قیام کرسکتا ہے، تو جمہور فقہائے کرام کے نزدیک اسے فرض نماز میں قیام کے وقت قیام کرنا ضروری ہے، اور بعض کے نزدیک قیام ضروری نہیں، لیکن اختلاف سے بچنے کے لئے احتیاط قیام کرنے میں ہی ہے۔ محمد رضوان۔

[۲] لیکن ہمارے نزدیک یہ شرط ضروری ہے کہ وہ اگر زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے، اور قیام بھی کرسکتا ہے، اور قیام کے ساتھ رکوع بھی کرسکتا ہے، تو وہ زمین پر سجدہ کرے، اور فرض نماز ہو، تو قیام بھی کرے اور کھڑے ہو کر رکوع بھی کرے، البتہ قعدہ کے وقت کرسی پر بیٹھ جائے، اور اگر زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت نہ ہو، تو الگ بات ہے، اور اگر ایک مرتبہ بیٹھ کر اٹھنا دشوار ہو، مگر پہلی رکعت میں قیام کرسکتا ہو، یا کچھ دیر کے لئے قیام کرسکتا ہو، یا سہارے سے قیام کرسکتا ہو، اور سہارے کی چیز میسر ہو، تو اس کو حسبِ قدرت قیام کرنا ہوگا۔

جس کی تفصیل ہم نے اپنی دوسری کتاب ''مریض و معذور کی نماز کے احکام'' میں بیان کردی ہے۔ محمد رضوان۔

[۳] لیکن اگر وہ زمین پر پیشانی لگا کر سجدہ کرسکتا ہے، تو ہمارے نزدیک اسے زمین پر سجدہ کرنا ضروری ہے، اور اگر وہ کھڑے ہونے پر قادر ہے، اور کھڑے ہو کر رکوع کرنے پر بھی قادر ہے، تو اس کو فرض نماز میں قیام کرنا اور کھڑے ہو کر رکوع کرنا بھی ضروری ہے، البتہ وہ قعدہ کے وقت کرسی پر بیٹھ جائے، تو جائز ہے، کما مر۔ محمد رضوان۔

(۴)......ایک شخص اس قدر کمزور یا بیمار ہے کہ زمین پر از خود نہیں بیٹھ سکتا اور اگر بیٹھ گیا تو اٹھ نہیں سکتا، بلکہ اس کو اس صورت میں ایک دو آدمیوں سے مدد لینی پڑتی ہے۔ اور بعض دفعہ کوئی ایسا خادم یا اعانت کرنے والا میسر نہیں ہوتا، لہٰذا وہ اس پریشانی کی وجہ سے کرسی پر ہی نماز پڑھ لیتا ہے۔ [1]

(۵)......بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن میں ڈاکٹروں کی ہدایت ہوتی ہے کہ نیچے نہ بیٹھا جائے، ورنہ بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہے، اس وجہ سے بھی کرسی پر نماز کی ضرورت کسی کو پیش آ سکتی ہے۔ [2]

ظاہر ہے ان تمام صورتوں میں اور اس طرح کی صورتوں میں عذر معقول موجود ہے اور اس کا اعتبار کرنا شرعاً بھی درست ہے، لہٰذا اس قسم کے اصحابِ اعذار کو کرسی پر نماز کی اجازت ہونی چاہئے، کیونکہ اوپر خود فقہاء کے کلام میں یہ ضابطہ ہم نے پڑھ لیا ہے کہ: طاعت بقدرِ طاقت ہوا کرتی ہے۔ جب اس قسم کے اعذار میں نیچے بیٹھ کر نماز کی طاقت نہیں یا نیچے بیٹھنا بڑا مشکل ہے، تو کرسی پر پڑھنے کی اجازت ایک معقول بات بھی ہے اور اصولِ فقہیہ کی روشنی میں شرعی بات بھی ہے۔

لیکن اس جگہ وہی دو باتیں ذہن نشین ہونی چاہئیں: ایک تو یہ کہ عذر موجود ہو، بلا عذر کرسی پر نماز پڑھنا گناہ بھی ہے، اور اس کی وجہ سے نماز ہوتی بھی نہیں، اور دوسری بات یہ کہ معمولی اور چھوٹا موٹا عذر نہیں، بلکہ معقول و شرعاً معتبر عذر ہو، جس

---

[1] بندہ کے نزدیک اس میں بھی وہی تفصیل ہونی چاہئے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ وہ بیٹھ کر کھڑا نہیں ہو پاتا، تب بھی اگر وہ پہلی ایک رکعت میں قیام پر قادر ہو، تو فرض نماز کی ایک رکعت میں ہی قیام ضروری ہو جائے گا، اس کے بعد باقی رکعتیں بے شک بیٹھ کر پڑھے، اور اگر کسی چیز کے سہارے سے یا کچھ دیر بیٹھ کر (یعنی جلسۂ استراحت کر کے) کھڑا ہو سکتا ہو، تو بھی ایسا کرنا چاہئے، اور صرف اس وجہ سے قیام کو ترک نہیں کرنا چاہئے، جیسا کہ ہم نے اپنی دوسری کتاب ''مریض ومعذور کی نماز کے احکام'' میں اس کی تفصیل ذکر کر دی ہے۔ محمد رضوان۔

[2] لیکن اگر زمین پر سجدہ اور کھڑے ہو کر رکوع کرنے اور قیام کرنے کی قدرت ہو، تو یہ سب چیزیں اپنے طریقہ پر کرنی ہوں گی، البتہ قعدہ کے وقت کرسی پر بیٹھنا جائز ہوگا۔ محمد رضوان۔

کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی یا تو سکت و طاقت ہی نہ ہو، یا طاقت تو ہو، مگر اس سے نا قابلِ برداشت تکلیف و درد ہوتا ہو، یا زمین پر بیٹھنے سے بیماری و تکلیف کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔ اس صورت میں کرسی پر نماز کی اجازت ہے (ماخوذ از ماہنامہ ''دارالعلوم'' دیوبند، انڈیا، اکتوبر، نومبر ۲۰۱۲ء، ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ محرم ۱۴۳۴ھ جلد ۹۶، شمارہ ۱۰، ۱۱، صفحہ ۴۶، ۴۷) [1]

(3)......مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا جدید فتویٰ

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے بھی کرسی پر نماز پڑھنے کے متعلق اپنے ایک تفصیلی جدید فتوے میں کرسی پر نماز پڑھنے کی حوصلہ شکنی کی ہے، اور دار العلوم کراچی سے ایک طویل عرصہ سے جاری بعض فتاویٰ سے رجوع فرمایا ہے، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

اشارہ سے نماز پڑھنے کے لئے کرسی پر بیٹھنا اگرچہ بعض حالات میں جائز ہے، لیکن افضل نہیں ہے۔ اس لئے بلاضرورت اور بلا عذرِ معتبر کرسی استعمال نہیں کرنی چاہئے، بلکہ آج کل کھڑے ہو کر یا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قدرت ہونے کے باوجود کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا جو رواج چل پڑا ہے، اس میں درجِ ذیل وجوہات کی بناء پر قباحت ہے:

(۱)......معذور افراد کے لئے زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا افضل اور مسنون طریقہ ہے۔ اسی پر حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، اور بعد کے لوگوں کا عمل چلا آ رہا ہے، کرسی پر نماز ادا کرنے کا رواج ہمارے زمانے ہی میں شروع ہوا ہے، خیر القرون میں اس کی نظیر نہیں ملتی، حالانکہ اُس زمانے میں معذور بھی ہوتے تھے،

---

[1] مگر اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے، سجدہ کرنے اور قیام و رکوع کرنے یا ان میں سے جن چیزوں کی ادائیگی کی قدرت حاصل ہو، ان کو ادا کرنے کا بھی ساتھ ہی اہتمام کرنا چاہئے، جیسا کہ ہم نے اپنی دوسری کتاب ''مریض ومعذور کی نماز کے احکام'' میں اس کے دلائل اور تفصیل ذکر کر دی ہے۔ محمد رضوان۔

اور کرسیاں بھی ہوتی تھیں۔

(۲)...... جو لوگ شرعی لحاظ سے معذور نہیں ہیں، یعنی قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر ہیں، ان کے لئے زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر فرض وواجب نماز ادا کرنا جائز ہی نہیں، جبکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض اوقات ایسے غیر معذور افراد بھی کرسیاں دیکھ کر ان پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے لگتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

(۳)......کرسیوں کے بلا عذر استعمال سے صفوں کو درست اور سیدھا رکھنے میں بہت خلل واقع ہوتا ہے، حالانکہ صفوں کو ملانے اور سیدھا کرنے کی بہت تاکید آئی ہے، ایک حدیث شریف میں ہے:

راصوا صفوفكم وقاربوا بينها، وحاذوا بالأعناق، فوالذى نفس محمد بيده إنـى لأرى الشيـاطين تدخل من خلل الصف كأنها الحذف (سنن نسائی ج۳ص ۱۱۳ حدیث نمبر ۸۰۶)

(ترجمہ) اپنی صفیں ملی ہوئی رکھو اور ان کو آپس میں قریب رکھو اور اپنی گردنیں برابر رکھو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں شیطان کو بکری کے کالے بچے کی طرح صفوں کی کشادگی میں گھستے دیکھتا ہوں (مظاہرِ حق، ج ۱ص ۷۲۳)

(۴)......مساجد میں بلا ضرورت کرسیوں کی کثرت سے عیسائیوں کے گرجا اور یہودیوں کی عبادت گاہ سے مشابہت معلوم ہوتی ہے، جہاں کرسیوں اور بنچوں پر بیٹھ کر عیسائی لوگ عبادت کرتے ہیں اور دینی امور میں یہود ونصاریٰ وغیرہ کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

(۵)...... نماز، تواضع اور انکساری کی عبادت ہے، اور کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے مقابلے میں زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے میں یہ انکساری بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔

(۶)......بعض جوان اور تندرست نمازی حضرات نماز کے بعد ان کرسیوں پر

آرام کرتے ہیں، اور بعض مرتبہ ایسے نمازی کرسیوں کو ایک دائرے کی شکل دے کر اس پر بیٹھ کر باتوں میں مشغول رہتے ہیں، جو مسجد کے تقدس اور اس کی شان اور ادب کے خلاف ہے۔

(۷)......مساجد میں بلا عذر کرسیوں کا استعمال بعض صورتوں میں قرآنِ کریم اور بزرگ نمازیوں کے ادب واحترام کے خلاف ہوجاتا ہے۔

اس لئے اشارہ سے نماز پڑھنے کے لئے بھی حتی الامکان کرسیوں کے استعمال سے بچنا چاہئے اور ان کے استعمال کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے، اور ان کا استعمال صرف اُن حضرات کی حدتک محدود کرنا چاہئے جو زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہوں۔ البتہ رکوع، سجدے سے معذور افراد کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا، اس لئے جائز ہے کہ جب کوئی شخص رکوع سجدے پر قادر نہ ہوتو اُس کے لئے اگرچہ افضل یہی ہے کہ وہ زمین پر بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرے، جیسا کہ حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے، لیکن فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ ایسا شخص اگر کھڑے کھڑے رکوع اور سجدے کا اشارہ کرلے تو جائز ہوگا۔ [۱]

چنانچہ درمختار (بلکہ فتح القدیر۔ناقل) میں ہے کہ ''لو أو مأ قائما جاز، الا أن الایماء قاعدا أفضل، لأنه أقرب الی السجود'' (فتح القدیر ج۱ص۳۶۰)

لہٰذا جب اشارے سے نماز پڑھنے والے کے لئے زمین ہی پر بیٹھ کر پڑھنا متعین اور ضروری نہ ہوا، بلکہ کھڑے ہوکر اشارے سے بھی پڑھنا جائز ہے، تو کرسی پر بیٹھ کر بھی اشارے سے پڑھنا جائز ہے، البتہ کرسی کے مقابلے میں زمین پر بیٹھنا افضل ہے، کیونکہ زمین پر بیٹھنے والا اُقرب الی الارض یعنی زمین کے زیادہ قریب ہوتا ہے (ماخوذ از: ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء، صفحہ ۴۶ تا ۴۸)

---

[۱] لیکن یہ بعض مشائخِ حنفیہ کے اس قول پر متفرع ہے، کہ جن کے نزدیک رکوع وسجدہ یا ان میں سے کسی ایک سے عاجز

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

خلاصہ یہ ہے کہ:

(۱) جو شخص زمین پر سر ٹکا کر سجدہ کرنے سے معذور ہو، لیکن قیام پر قادر ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ قرأت باقاعدہ کھڑے ہو کر کرے، اور اگر رکوع پر قادر ہے تو رکوع بھی باقاعدہ کرے، اور اگر رکوع پر بھی قدرت نہ ہو تو رکوع کا اشارہ کھڑے ہو کر بھی کر سکتا ہے، اور بیٹھ کر بھی۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

سے قیام کو معاف قرار دیا گیا ہے، اور جمہور فقہائے کرام اور متعدد مشائخِ حنفیہ کے نزدیک جو شخص قیام پر قادر ہو، اس پر بہر حال قیام کرنا، اور اسی طرح جو کھڑے ہو کر رکوع پر قادر ہو، اس کو کھڑے ہو کر رکوع اور بصورتِ عذر کھڑے ہو کر رکوع کا اشارہ کرنا، اور سجدہ کا اشارہ بیٹھ کر کرنا لازم و متعین ہے۔

اور یہ قول دلائل کے لحاظ سے راجح اور احوط بھی ہے، جس کا اعتراف خود حضرت مفتی صاحب نے بھی آگے اپنے اسی مضمون میں فرمایا ہے۔

لہٰذا مذکورہ بالا صورت میں جبکہ یہ شخص سجدہ یا رکوع یا دونوں پر قادر نہ ہو، اور قیام پر قادر ہو، تو قیام ترک کرنا خلافِ احتیاط ہے، اگرچہ بعض مشائخِ حنفیہ کے قول کے مطابق نماز ادا ہو جائے گی، البتہ اگر یہ قیام پر بھی قادر نہ ہو، تو الگ بات ہے، مگر متن میں کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طریقوں کو جائز بلکہ زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز کو افضل قرار دیا گیا ہے، جس کے ضمن میں قیام کی احتیاط و افضیلت کی نفی بھی لازم آتی ہے۔ محمد رضوان۔

۱؎ ملحوظ رہے کہ جب کوئی شخص قیام پر قادر ہو، اور کھڑے ہو کر رکوع یا اس کے اشارہ پر بھی قادر ہو، تو جمہور فقہائے کرام اور متعدد مشائخِ حنفیہ کے نزدیک رکوع یا اس کا اشارہ کھڑے ہو کر ہی کرنا لازم ہے، بیٹھ کر جائز نہیں، البتہ بیٹھ کر رکوع یا اس کا اشارہ کرنے کا جواز بعض مشائخِ حنفیہ کے قول پر متفرع ہے، جو سجدہ یا رکوع یا ان دونوں سے معذور سے قیام کو معاف قرار دیتے ہیں، تو اس ضمن میں کھڑے ہو کر رکوع یا اس کا اشارہ بھی ان کے نزدیک معاف ہوگا۔

چنانچہ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم اپنے اسی مضمون میں کچھ پہلے تحریر فرماتے ہیں کہ:

علامہ شامی نے قہستانی، زاہدی اور ولوالجیہ سے نقل کیا ہے کہ ایسا شخص رکوع کے لئے کھڑے ہو کر اشارہ کرے، اور سجدے کے لئے بیٹھ کر (ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء، صفحہ ۴۴)

جو شخص کھڑے ہونے پر قادر ہو، اور سجدہ نہ کر سکتا ہو، اسے قرائت کھڑے ہو کر ہی کرنی چاہئے، اور اگر رکوع پر بھی قادر ہے، تو رکوع بھی باقاعدہ (یعنی کھڑے ہو کر۔ محمد رضوان) کرنا چاہئے، البتہ سجدے کے وقت زمین پر بیٹھ جائے، اور اشارے سے سجدہ کرے، اس کے بعد اگر دوسری رکعت کے لئے اٹھنے پر قادر ہو، تو دوسری رکعت کے لئے بھی اٹھ جائے، اور اگر اس میں سخت مشقت ہو، تو باقی نماز بیٹھ کر اشارے سے ادا کرلے، یہ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور سجدہ بیٹھ کر اشارے سے کرے، اور اگر کسی خاص مشقت کے بغیر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوسکتا ہوتو دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے، اور اگر بیٹھ کر اٹھنے میں مشقت زیادہ ہوتو باقی نماز بیٹھ کر اشارے ہی سے پوری کر لے۔

البتہ اگر کسی نے حنفیہ کے مشہور مسلک پر عمل کرتے ہوئے پوری نماز بیٹھ کر اشارے ہی سے پڑھ لی تو چونکہ غیر مجتہد کے لئے مجتہد کا قول بھی دلیل شرعی ہے، اس لئے اُس کی نماز کو بھی فاسد نہیں کہیں گے۔

(۲) رکوع اور سجدہ سے معذوری کی جس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، اس میں بہتر یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کی جائے۔

اور اگر قیام پر قدرت ہو، تو قرائت کرسی پر بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو کر ہی کرنی چاہئے، البتہ قیام، رکوع اور سجدے پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں اگر کرسی پر نماز ادا کی جائے، تو اُس میں رکوع اور سجدے کے لئے اشارہ کرنا بھی جائز ہے، اور یہ بھی جائز ہے کہ سامنے کرسی کی نشست کے برابر یا اُس سے معمولی اونچی چیز پر سر ٹکا کر سجدہ کرے، لیکن یہ بھی اشارے ہی کے حکم میں ہوگا، اسے باقاعدہ حقیقی سجدہ نہیں کہا جائے گا، اور ایسا کرنا واجب بھی نہیں۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

صورت اس لئے راجح ہے کہ اس صورت میں تمام ائمہ اور فقہاء کے نزدیک اس کی نماز باتفاق ہوجائے گی، اس کے برعکس اگر وہ کھڑے ہونے پر قادر ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز ادا کرے، تو امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل کے نزدیک اور متعدد فقہائے حنفیہ کے نزدیک اس کی نماز نہیں ہوگی (فقہائے حنفیہ کے حوالے تو پیچھے گزر چکے ہیں، ائمۂ ثلاثہ کے مسلک کے لئے دیکھئے: کتاب الأم، ج۲ص۵۳، المغنی لابنِ قدامہ ج۱ص۷۸۱، اور المدونۃ الکبریٰ، ج۱ص۱۷۱) اس لئے حتی الامکان کوشش کرنی چاہئے کہ نماز باتفاق درست ہوجائے (ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء، صفحہ ۴۵)

Idara Ghufran

البتہ ہیئتِ سجدہ سے نسبۃً اقرب ہونے کی بنا پر اس کو بہتر سمجھا جائے تو یہ بھی بعید نہیں۔ [1]

اس تحریر سے پہلے دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے جاری ہونے والے فتاویٰ میں جو کوئی جزء اس تحریر کے خلاف ہے، اُس سے رجوع کیا جاتا ہے۔

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

دارالافتاء: دارالعلوم کراچی نمبر۱۴، مؤرخہ ۲۔۴۔۱۴۳۴ھ

احقر بھی اس جامع مدلل تحریر سے بالکلیہ متفق ہے۔

بندہ محمود اشرف غفراللہ لہٗ۔ دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۲/ ۴/ ۱۴۳۴ھ

بندہ مذکورہ بالا جامع اور مدلل تحریر سے متفق ہے

بندہ عبدالرؤف سکھروی ۲/۴/۱۴۳۴

اصغر علی ربانی۔ ۲ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ ۲/۴/۱۴۳۴

بندہ اس تحقیق سے متفق ہے

محمد عبداللہ ۲/۴/۱۴۳۴

بندہ متفق ہے

محمد تفضّل ۲/۴/۱۴۳۴

بندہ بھی مذکورہ بالا علمی موقف سے متفق ہے

محمد عبدالمنان عفی عنہ۔ ۲/ ۴/ ۱۴۳۴ھ

محمد یحییٰ۔ ۲/ ۴/ ۱۴۳۴ھ

سید حسین احمد۔ ۲/ ۴/ ۱۴۳۴ھ

(ماخوذ از: ماہنامہ ’’البلاغ‘‘ کراچی، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء، صفحہ ۵۲، ۵۳)

---

[1] مگر اس سلسلہ میں بندہ کی رائے یہ ہے کہ کثیر احادیث وروایات کے پیشِ نظر اس کو بہتر قرار دیا جانا مشکل ہے، بلکہ اگر مصلی اس رکھی ہوئی چیز سے زیادہ نیچے جھک کر سجدہ کا اشارہ کرنے پر قادر ہو، تو بہت سے حضرات کے نزدیک نماز ہی نہ ہوگی، جس کی تفصیل ہم نے اپنی دوسری کتاب ’’مریض ومعذور کی نماز کے احکام‘‘ میں ذکر کردی ہے۔ محمد رضوان۔

www.idaraghufran.org

(4)......مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب کا جدید فتویٰ

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب زید مجدہم نے بھی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی تحریر کے بعد اپنے سابق موقف سے رجوع فرمالیا ہے، اورانہوں نے بھی اب حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی طرح کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کو ناپسندیدہ ومکروہ قرار دیا ہے۔فللّٰہ الحمدوالشکر۔

چنانچہ وہ اپنے ایک حالیہ مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

گزشتہ پندرہ بیس سالوں سے مساجد میں کرسیوں کی تعداد بہت تیزی سے بڑھ گئی ہے، ایک وقت تھا کہ مسجد میں کرسی لانے اوراس پر نماز پڑھنے کا کوئی تصور نہ تھا، عام لوگ کھڑے ہوکر نماز ادا کرتے تھے، اگر کوئی بیمار یا کمزور یا معذور ہوتا اور کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے سے عاجز ہوتا، وہ زمین پر بیٹھ کر ادا کرلیتا تھا اوراگر وہ باقاعدہ سجدہ کرنے سے بھی عاجز ہوتا تو اشارہ سے رکوع سجدہ کر کے نماز پڑھ لیتا تھا، اور ایسے افراد کے لئے اصل حکم بھی زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ہے اور یہی افضل ہے، کرسی پر نماز پڑھنا ضروری نہیں، صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور سلفِ صالحین کے زمانہ سے یہی دستور چلا آرہا ہے، لہٰذا اس کو اختیار کرنا چاہئے۔

لیکن افسوس! آج کل روز بروز اس کا رواج بڑھتا جا رہا ہے اور مساجد میں کرسیوں کے استعمال میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے، بلا مبالغہ عرض ہے کہ بندہ نے لاہور کی ایک بڑی مسجد میں ہر صف کے دائیں اور بائیں کرسیاں، کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والوں سے زیادہ تعداد میں دیکھیں اور بڑی حیرت ہوئی، اس کا سبب یا تو واقعۃً جسمانی امراض کی کثرت ہے یا نماز میں محض سہولت پسندی ہے، بندہ کا زیادہ رجحان اس طرف ہے کہ حقیقی معذور جن کے لئے کرسی پر نماز ادا کرنا

جائز ہے، وہ کم ہیں اور بلاعذرِ معتبر کرسی پر نماز پڑھنے والے زیادہ ہیں، جو معمولی عذر، معمولی درد یا معمولی اور قابلِ برداشت تکلیف میں بھی بلاتکلف کرسی پر نماز پڑھنے لگتے ہیں، جو بالکل جائز نہیں، ان کو کرسی پر نماز پڑھنے سے بچنا لازم ہے اور ایسی نمازوں کو لوٹانا واجب ہے۔

نیز بلاضرورت کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے میں درج ذیل چند وجوہات کی بناء پر قباحت بھی ہے، جو کراہت سے خالی نہیں، اس لئے بھی بلاضرورت کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے بچنا چاہئے۔

(۱)......معذور افراد کے لئے زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا افضل اور مسنون طریقہ ہے، اسی پر حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے لوگوں کا عمل چلا آ رہا ہے، کرسی پر نماز ادا کرنے کا رواج ہمارے زمانے کا ہے، خیرُ القرون میں اس کی نظیر نہیں ملتی، اور جو لوگ شرعی لحاظ سے معذور نہیں ہیں، ان کے لئے زمین پر بیٹھ کر یا کرسی پر بیٹھ کر فرض و واجب نماز ادا کرنا جائز ہی نہیں اور دیکھا جاتا ہے کہ ایسے غیر معذور افراد بھی کرسیاں دیکھ کر ان پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے لگتے ہیں، جو جائز نہیں۔

(۲)......کرسیوں کے بلا عذر استعمال سے صفوں کے درست اور سیدھا کرنے میں بہت خلل واقع ہوتا ہے، حالانکہ صفوں کو ملانے اور سیدھا کرنے کی بہت تاکید آئی ہے، حدیث میں ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :راصوا صفوفكم وقاربوا بينها، وحاذوا بالأعناق، فوالذی نفس محمد بيده إنی لأرى الشياطين تدخل من خلل الصف كأنها الحذف (نسائی: ۱/۱۳۱)

ترجمہ: اپنی صفیں ملی ہوئی رکھو اور ان کو آپس میں قریب رکھو اور اپنی گردنیں برابر

رکھو، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں شیطان کو بکری کے کالے بچے کی طرح صفوں کی کشادگی میں گھستے دیکھتا ہوں (از مظاہر حق، ج ۱، ص ۷۲۳)

(۳)...... بلا ضرورت کرسیوں کو مسجدوں میں لانے سے عیسائیوں کے گرجا اور چرچ سے مشابہت معلوم ہوتی ہے، جہاں کرسیوں اور بنچوں پر بیٹھ کر عیسائی لوگ عبادت کرتے ہیں اور دینی امور میں یہود و نصاریٰ وغیرہ کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

(۴)......نماز تواضع اور انکساری کا نمونہ ہے، اور بلا عذر کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے مقابلہ میں زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے میں یہ انکساری بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔

(۵)......وہ معذور حضرات جو نماز میں باقاعدہ قیام، رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں، ان کے لئے اصل حکم زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا ہے، اسی لئے حضرات فقہائے کرام نے نماز میں زمین سے قریب تر ہونے کو افضل قرار دیا ہے، کرسیوں پر نماز ادا کرنے میں یہ بات مفقود ہے، البتہ اگر عذر ایسا ہے کہ زمین پر بھی کسی ہیئت میں نماز ادا کرنا دشوار ہے تو پھر کرسی پر ضرورت کی وجہ سے نماز ادا کی جاسکتی ہے، لیکن جو لوگ اس درجہ معذور نہ ہوں ان کے لئے کرسی پر بیٹھ کر فرض و واجب نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

(۶)......مساجد میں کرسیوں کی بلا ضرورت کثرت کی وجہ سے بعض جوان اور تندرست نمازی حضرات نماز کے بعد ان کرسیوں پر آرام کرتے ہیں اور بعض مرتبہ ایسے نمازی کرسیوں کو ایک دائرہ کی شکل دے کر اس پر بیٹھ کر باتوں میں مشغول رہتے ہیں، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ کسی پارک یا کلب میں بیٹھے ہوں، جو

مسجد کی شان اوراس کے ادب کے خلاف ہے۔

(۷)......بعض مساجد میں دیکھا گیا ہے کہ کرسیوں پر نماز پڑھنے والے بعض حضرات نماز کے بعد زمین پر بیٹھ کر دیگر نمازیوں سے دیر تک محو گفتگو رہتے ہیں، جب وہ زمین پر بیٹھ کر گفتگو کر سکتے ہیں، تو زمین پر بیٹھ کر نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اس لئے نماز میں حتی الامکان کرسیوں کے استعمال سے بچنا چاہئے اور ان کے استعمال کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے (ماہنامہ، دارالعلوم کراچی، البلاغ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ ص ۴۳ تا ۴۵، وکرسی پرنماز کے مسائل ص ۱۶، مطبوعہ: مکتبۃ الاسلام، کراچی)

مندرجہ بالا فتاویٰ اور تحریرات سے معلوم ہوا کہ کرسی پر نماز پڑھنے کا طریقہ قرآن وسنت، صحابۂ کرام اور سلفِ صالحین سے ثابت نہیں، بلکہ یہ زمانۂ قریب کی ایجاد ہے، اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے اور مساجد میں کرسیوں کے رکھنے میں متعدد مفاسد ومنکرات پائے جاتے ہیں، جن کی وجہ سے عام حالات میں نماز کے دوران کرسیوں کا استعمال کراہت سے خالی نہیں، البتہ خاص مجبوری میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، لیکن اس صورت میں نماز کے ان ارکان اور واجبات کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہئے، جن کی ادائیگی پر نمازی کو قدرت حاصل ہے۔

لیکن آج کل بہت سے لوگ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں کئی ارکان اور فرائض یا واجبات کو چھوڑ دیتے ہیں، جس کی وجہ سے نماز میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔فقط۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

محمد رضوان

۳/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۳۶ھ 23/ فروری/ 2015ء، بروز پیر

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

چند اکابر و اہلِ علم حضرات کی آراء

ذیل میں کرسی پر نماز پڑھنے کے اُس مضمون پر چند اکابر و اہلِ علم حضرات کی آراء ذکر کی جارہی ہیں، جو علمی و تحقیقی سلسلہ نمبر ۲ کی ابتدائی اشاعت کے جواب میں موصول ہوئی تھیں۔

اور یہ بات ابتداء میں ذکر کی جاچکی ہے کہ موجودہ ایڈیشن میں بعد میں غیر معمولی اصلاحات کی گئی ہیں، لہٰذا مندرجہ ذیل آراء کو موجودہ کتاب کے تمام جزئیات کے متعلق نہ سمجھا جائے۔

محمد رضوان، مؤرخہ: ۳۰/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۳۶ھ 23/ فروری/ 2015ء، بروز پیر

(1)...... حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ

(خلیفہ: حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادی و حضرت مولانا فقیر محمد صاحب پشاوری رحمہما اللہ)

باسمہٖ تعالیٰ

مکرم محترم مفتی صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

الحمد للہ مریض کے کرسی پر نماز پڑھنے کا مضمون پڑھا، بہت نفع ہوا، نہایت مدلّل اور مستند ہے، اللہ تعالیٰ اس سلسلۂ علمی و تحقیقی کو نافع بنائے اور آپ کو اس خدمتِ دین پر اجرِ عظیم عطا فرمائے، آمین۔ جزاک اللہ خیرالجزاء۔

دعاگو۔ بندہ محمد عشرت علی خان قیصر عفی عنہ، کراچی۔ ۱۸/ شعبان ۱۴۲۶ھ

(2)...... مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب زید مجدہٗ

(جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد، نوشہرہ، پاکستان)

مکرمی و معظمی حضرت مفتی صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا شفقت نامہ موصول ہوا بے حد شکر گذار ہوں، اللہ پاک اجرِ عظیم سے نوازے، خصوصی

اشاعت موصول ہوئی، بے حد شکر گزار ہوں، اللہ پاک اجرِ عظیم سے نوازے، کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے سلسلے میں آپ کی تحقیق ایک عظیم علمی پیش رفت ہے، ہم جیسے فقیر طلباء کو اس سے بہت نفع ہوتا ہے، یہ علمی تحقیقات اور فقہی کاوشیں روشن مستقبل کی ضمانت ہیں۔ والسلام

عبدُ القیوم حقانی، 18 اگست 2005ء

جامعہ ابو ہریرہ، برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد، پاکستان

(3)......مولانا مفتی غلام قادر نعمانی صاحب زید مجدہٗ

(دارالافتاء، جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ، سرحد)

گرامی قدر مولانا محمد رضوان صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے بعد ماہنامہ ''التبلیغ'' نمبر۲ کا خلاصہ ایک ہی عنوان میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ ''احکام میں رخصت بقدرِ عجز ہے'' جہاں عجز ہو وہاں رخصت اور جہاں عجز نہ ہو وہاں عزیمت......

والسلام

غلام قادر عفی عنہ، ۱۷ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

دارالافتاء، جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ۔ سرحد

(4)......دارالافتاء، جامعہ حمادیہ، کراچی

(شاہ فیصل کالونی نمبر 2 کراچی پاکستان)

جناب محترم مفتی رضوان صاحب مدظلہٗ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! مزاج گرامی بخیر

گذشتہ کی طرح تحقیقی مسائل سلسلہ نمبر۲ بھی پسند آیا اور دل کو بھایا، نیز اس کے مندرجات

سے ہم کو اتفاق ہے، البتہ چند گزارشات پیشِ خدمت ہیں:

اس میں یہ صراحتاً ذکر ہو جانا مناسب تھا کہ کرسی موجود ہونے یا اس کا حصول ممکن ہونے کی صورت میں رکوع وسجدہ سے معذور شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

آیا کرسی کا استعمال فرض ہے یا وہ زمین پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے اور فرض ہونے کی صورت میں جو نمازیں زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع وسجدہ کر کے پڑھی گئی ہیں، ان کا کیا حکم ہے۔

فرض ہونے کی صورت میں یہ بات شبہ پیدا کرتی ہے کہ بلاشبہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ حادث ہے، لیکن یہ اعذار وامراض تو حادث نہیں بلکہ زمانہ دراز سے چلے آ رہے ہیں اور یہ ممکن تھا کہ کسی تخت وچارپائی پر بیٹھ کر دوسرے تخت وچارپائی کو سامنے رکھ کر یہ صورت اختیار کر لی جاتی یعنی کرسی کا متبادل بہرحال موجود رہا ہے۔

لیکن فقہاء کا اس کے بارے میں کوئی کلام کیوں نہیں ملتا، آیا یہ تکلف اختیار کرنا شریعت کے مزاج کے خلاف تو نہیں؟ [1]

ازطرف

دارالافتاء: جامعہ حمادیہ

شاہ فیصل کالونی نمبر۲ کراچی

۱۴۲۶/۹/۲۵ھ بمطابق 30.10.2005

رقم التسجیل: ۲۸۷۸

---

[1] کرسی موجود ہونے یا اس کے حصول کے ممکن ہونے کی صورت میں رکوع وسجدہ سے معذور شخص پر کرسی کا استعمال ضروری نہیں، بلکہ کرسی کا استعمال کرتے ہوئے مروجہ طریقہ پر نماز پڑھنے میں کئی مفاسد ہیں جیسا کہ ہمارے مضمون سے واضح ہے، کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ذکر فقہائے کرام کی عبارات میں صراحتاً نہ ملنے کی ایک وجہ وہ ہے جو ہم نے اپنے مضمون میں ذکر کر دی ہے کہ فقہائے کرام کے دور میں اس طرح کرسی پر بیٹھنا نہ تو عام حالات میں رائج تھا، اور نہ اس پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا رواج تھا۔

اور واقعی کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا یہ تکلف شریعت کے مزاج سے میل نہیں کھاتا، جیسا کہ جناب نے فرمایا۔ محمد رضوان۔

(5)......جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب مرحوم

(سابق صدر: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

برادرِ مکرم ومحترم جناب مولانا محمد رضوان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ کا ارسال کردہ رسالہ ''التبلیغ'' مل رہا ہے، یہ ایک مفید علمی اور تحقیقی سلسلہ ہے، مجھے امید ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا اور ملک کے اہلِ علم اس سے بڑی تعداد میں استفادہ کریں گے۔

جہاں تک رسالہ کے مندرجات کی تنقیح وتحقیق اور تصدیق وتنقید کا تعلق ہے، یہ کام ملک کے اہلِ افتاء کا ہے، اس ضمن میں مشہور اہلِ افتاء سے رجوع کرنا ہی مفید ہوگا۔

والسلام

ڈاکٹر محمود احمد غازی

10 ستمبر 2005ء۔ اسلام آباد

(6)......مولانا مفتی محمد معاذ صاحب زید مجدہٗ

(دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور)

محترمی ومکرمی جناب حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

ماہنامہ ''التبلیغ کے علمی وتحقیقی سلسلہ'' کا دوسرا شمارہ موصول ہوا، بندہ نے اول تا آخر پڑھا، بندہ کو اس کے تمام مندرجات سے اتفاق ہے۔

یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ آپ نے یہ علمی جریدہ شائع کر کے اہلِ علم حضرات کی توجہ اپنی ذمہ داریوں کی طرف مبذول کرانے کی غیر معمولی کوشش کی ہے، اس میں ہم جیسے طالبِ

علموں کے لئے بڑا علمی ذخیرہ بغیر کسی مشقت کے میسر ہوجاتا ہے۔

اللہ کرے یہ سلسلہ چلتا رہے، اور اس کے اغراض ومقاصد پورے ہوں، امید ہے کہ یہ رسالہ آئندہ ملتا رہے گا، جزاک اللہ احسن الجزاء۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

محمد معاذ عفی عنہ، ۲۳ رجب ۱۴۲۶ھ

خادم دارالافتاء، جامعہ اشرفیہ لاہور

(7)......مولانا مفتی عبدُ الرؤف سکھروی صاحب زید مجدہٗ

(مفتی: جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی! جناب مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

''کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا مسئلہ'' اور ''طلاق بالکتابۃ کا مسئلہ'' کی ہمارے ہاں بہت پہلے تحقیق ہوچکی ہے جو آپ کے علم میں ہے، لہٰذا دوبارہ ان مسائل کو ہمارے یہاں بھیجنے کی ضرورت نہیں......۔ [1]

والسلام

بندہ عبدالرؤف سکھروی۔۱۴۲۶/۹/۱۹ھ

---

[1] ادارہ کی جانب سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے مسئلہ کے بارے میں ابتدائی ترتیب کے موقع پر غور کرتے وقت دارالافتاء دارالعلوم کراچی کی وہ تحقیق جو ہمیں ''ماہنامہ البلاغ، ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ کے صفحہ ۴۷ تا صفحہ ۵۷'' پر دستیاب ہوئی تھی، اور اس کے علاوہ بعض دیگر مقامات کی تحریرات وتحقیقات بھی سامنے رکھی گئی تھیں، لیکن اس اہم اور عام مسئلہ کے بارے میں کچھ پہلو ایسے تھے، جو ہمیں دوسرے اہلِ علم حضرات کی طرف سے تحقیق شدہ شکل میں دستیاب نہیں ہوسکے تھے، اور ان پر

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾ غ

(8)......مولانا مفتی محمد زکریا اشرف صاحب زید مجدہٗ

(مکان نمبر 1395 گلی نمبر 14، I-10-2، اسلام آباد)

محترم جناب حضرت مفتی صاحب مدظلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

امید ہے کہ جناب بخیر وعافیت ہونگے ،اور علومِ نبویہ کی اشاعت میں ساعی ہونگے۔

علمی وتحقیقی سلسلہ کا دوسرا شمارہ ذرا دیر سے موصول ہوا تھا کچھ اس وجہ سے اور کچھ کسی عزیز کی فوتگی میں مصروفیات کی بنا پر جواب بھیجنے میں تاخیر ہوئی۔

آئندہ رسالہ جلد بھیج دیا کریں اور بندہ بھی اپنی طرف سے بروقت عریضہ ارسال کرنے کی ان شاءاللہ پوری کوشش کرے گا۔

اس دفعہ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ گزشتہ مسئلہ کے برعکس اس دفعہ تحقیق وتنقیح کا موضوع ایک کثیرُ الوقوع اور عصرِ حاضر سے متعلقہ مسئلہ ہے، جوکافی توجہ کا مستحق ہے۔

امید ہے کہ آئندہ بھی اس قسم کے مسائل کو تحقیق وتنقیح کا موضوع بنانے میں ترجیح حاصل ہوگی۔

جواب میں قدرے طوالت محسوس ہوئی جو بعض اذھان کے لئے مخل بالفھم ہوسکتی ہے اگر طویل جواب کو ذرا مختصر انداز میں لکھ دیا کریں تو یہ اقرب الی الفھم والتوجہ معلوم

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

مزید تحقیق اور غور کرنے کی ضرورت سمجھی گئی تھی، اس لیے ان پہلوؤں پر بھی غور وفکر کرکے مفصل ومدلّل تحریر کی شکل میں دارالافتاء دارالعلوم کراچی سمیت کئی دیگر علمی اداروں اور اہلِ علم حضرات کی خدمت میں اصلاح وتصویب اور نظرِ ثانی کے لئے یہ مضمون ارسال کیا گیا تھا، اور غور وفکر کرنے کا مرحلہ ایک مرتبہ کی تحقیق کے بعد بھی پیش آسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ درالعلوم کراچی کے مفتیانِ کرام اور خود حضرت مفتی صاحب موصوف نے ایک طویل عرصہ کے بعد گزشتہ دنوں کرسی پر سجدہ کے مسئلہ کے بعض پہلوؤں سے رجوع کیا ہے، جن کا ذکر ہم نے اپنے مضمون میں کر دیا ہے۔ محمد رضوان۔

Iqra Ghufran

ہوتا ہے۔ [1]

بہتر ہوتا اگر اس مسئلہ کو دارالعلوم کے حضرات کے سامنے بھی پیش کر دیا جاتا، تا کہ اس مسئلہ سے متعلقہ ان حضرات کی آراء سے بھی استفادہ ہو جاتا۔ [2]

ایک رائے یہ مناسب معلوم ہوتی ہے کہ عام طور پر مساجد میں نماز کے لئے رکھی گئی جو کرسیاں نظر آتی ہیں وہ عموماً نشست سے بارہ انگل سے زائد بلندی پر مشتمل ہوتی ہیں، اس لئے اگر کرسی بنانے والے بڑھئی حضرات کو اس مسئلہ سے مطلع کر دیا جائے کہ وہ مقررہ مقدار سے اونچی کرسی نہ بنائیں تو یہ مناسب معلوم ہوتا ہے اس طرح انہیں بھی صحیح مسئلہ معلوم ہو جائے گا اور نماز پڑھنے والے بھی اس قسم کی غلطی سے محفوظ رہیں گے۔ [3]

فقط والسلام۔

بندہ زکریا اشرف

---

[1] اس بارے میں عرض ہے کہ علمی وتحقیقی سلسلہ کا مقصد اور نام ہی بقدرِ ضرورت طوالت وتفصیل کو چاہتا ہے ورنہ جب تک شکم سیر انداز میں بحث نہ ہو اس وقت تک رسالہ کے اغراض ومقاصد حاصل نہیں ہوتے، بلکہ یہ تفصیل وتطویل اہلِ علم کے لئے مخل بالفہم ہونے کے بجائے انشاء اللہ تعالیٰ باعثِ تشفی ہوگی، بصورتِ دیگر بے شمار رسائل وفتاویٰ کے ذریعہ سے اجمالی طور پر مسائل تو عوام وخواص کے سامنے آتے ہی رہتے ہیں، اس میں علمی وتحقیقی رسالہ کی کیا تخصیص وضرورت باقی رہ جاتی ہے، خصوصاً جبکہ کسی مسئلہ کے بارے میں اہلِ علم حضرات کو شبہات پیش آئے ہوں ایسے وقت تفصیل کی ضرورت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔محمد رضوان۔

[2] دارالعلوم کراچی کا ایک فتویٰ مریض کے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق ''البلاغ'' ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ میں شائع ہو چکا تھا، رسالہ کے مضمون کی ابتدائی ترتیب وتحقیق کے وقت اس کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا تھا۔

اور اس کے بعد یہ رسالہ دارالافتاء دارالعلوم کراچی ارسال کیا گیا تھا، جس پر حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب کی رائے موصول ہوئی تھی، جو کہ اس رسالے میں شامل ہے، اور اب جبکہ دارالعلوم کراچی کے اہلِ علم حضرات نے گزشتہ بعض آراء سے رجوع کر لیا ہے، تو ان حضرات کے رجوع شدہ پہلوؤں اور تحریرات کو بھی اس مضمون کا حصہ بنا دیا گیا ہے، جو موجودہ ایڈیشن میں شاملِ اشاعت ہیں۔محمد رضوان۔

[3] بڑھئی اور ترکان حضرات کو اصل مسئلہ سے آگاہ کرنے کی اب اس لئے ضرورت باقی نہیں رہی کہ اس کی ضرورت دارالعلوم کراچی کے اہلِ علم حضرات کے کرسی پر حقیقی سجدہ کے معتبر ہونے کے سابق موقف کی وجہ سے پیش آتی تھی، جس سے اب وہ حضرات رجوع فرما چکے ہیں۔محمد رضوان۔

(9)......مولانا مفتی سبحانُ اللہ جان صاحب زید مجدہٗ

(دارالافتاء جامعہ امدادالعلوم، پشاور، صدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم مفتی محمد رضوان صاحب زید مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

مزاج بخیر!

ماہنامہ التبلیغ کے علمی وتحقیقی سلسلہ کا دوسرا شمارہ ’’مریض کے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں احکام‘‘ رمضان سے قبل ہی وصول ہو چکا تھا۔

لیکن مختلف اسفار، شعبان میں مدرسہ ووفاق کے امتحانات، رمضان میں تراویح سنانے کی تیاری، شوال میں نئے داخلوں کی ترتیب میں مصروفیت کی وجہ سے رسالہ کو بالاستیعاب دیکھنے کا موقع نہ مل سکا، فرصت ملی تو رسالہ اور تحقیق کو بہت مفید پایا، بظاہر معمولی مسئلے کی تحقیق اور مختلف صورتوں کا مفصل حکم دیکھ کر بہت فائدہ ہوا۔

اللہ پاک مزید ترقی عطا فرمائے اور اس محنت کو قبول فرمائے............۔

فقط بندہ سبحانُ اللہ جان

دارالافتاء جامعہ امدادُ العلوم، پشاور، صدر

۳۰ شوال ۱۴۲۶ھ، 3 دسمبر 2005ء

www.idaraghufran.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مریض ومعذور کی نماز

کے احکام

مریض ومعذور کی نماز کے متعلق شرعی اصول وقواعد اور ان کی روشنی میں
مریض ومعذور کی نماز، امامت اور جماعت کی مختلف صورتوں
اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا مفصَّل ومدلَّل حکم
اور معذور ومریض کے وضو، غسل اور پاکی وناپاکی سے متعلق اہم مسائل

مصنف
مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران چاہ سلطان راولپنڈی

www.idaraghufran.org

IdaraGhufran